ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر

ترجمہ اور ہم نے قرآن کو لوگونکی نصیحت پکڑنیکے لیے آسان کردیا ہے تو کوئی ہی کہ نصیحت پکڑے

آیات القرآن فی اثبات التوحید
وابطال الشرک بالرحمٰن

مولفہ احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہٗ منتظم دفتر

پرایویٹ سکرٹری نواب مدار المہام سرکار آصفیہ

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۳۱۶ھ

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر

ترجمہ اور ہم نے قرآن کو لوگوں کی نصیحت پکڑنیکے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہی کہ نصیحت پکڑے

آیات القرآن فی اثبات التوحید

وابطال الشرک بالرحمٰن

مؤلفہ احقر العباد محمد غوث سعید کان اللہ لہ منتظم دفتر

پرائیوٹ سکرٹری نواب مدار المہام سرکار آصفیہ

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع ہوا

سنہ ۱۳۱۶ھ
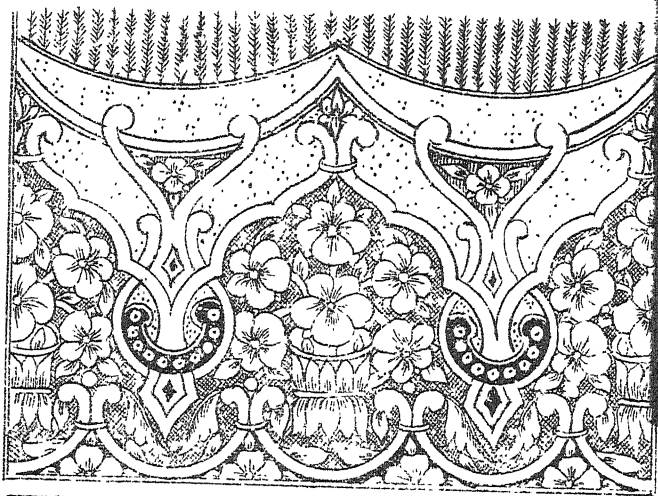
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ الکافرون والصلوٰۃ والسلام علی محمد النبی الامی الذی بعث الی کافۃ الناس لیخرجھم من الظلمات الی النور باذن ربہ ولو کرہ المشرکون - **امابعد**

حقیر **محمد غوث** ابن غلام محمد سعید مرحوم مدراسی اپنے دینی بھائیون کی خدمت مین عرض رسا ہے کہ آج کل اردو زبان مین اسلام اور مسلمانون کے متعلق بیسیون رسالے لکھے جاتے ہین اور ہر ایک مسلمان کی یہ کوشش ہے کہ اسلام کی سچائی کو دلایل عقلی سے ثابت کرے کئی بزرگوارون نے اس کام مین بہت کچھہ کامیابی بھی حاصل کی ہے اور الحمد للہ جو نادان لوگ اسلام پر بیجا حملے کرتے تھے انکی زبانین بند ہوتی چلی ہین - مجھکو اس مقام پر مولانا **حافظ نذیر احمد** صاحب کا ذکر بالخصوص کرنا ضرور ہے جنھون نے اس زمانہ

غربت اسلام مین مسلمانون پر ایک نہایت عظیم الشان احسان کیا ہے - بیشک بہت سے قوم کے بہی خواہون نے مسلمانون کو انگریزی تعلیم کی تحریص و ترغیب دیکر اُن کو دنیا کی غربت و مسکنت کی خرابی سے بچانیکی کوشش کی ہے لیکن مولانا موصوف نے اُن کے دین کی حفاظت کو مقدم سمجھکر قرآن مجید کا ترجمہ* اس عمدہ طور سے کیا ہے کہ پڑھنے والا تفسیر سے مستغنی ہو جاتا ہے - اس مین کوئی شک نہین کہ مسلمانون نے جو کچھہ دنیوی ترقی کی وہ اسی دین کی بدولت تھی اور جو کچھہ تنزل ہوا اور ہو رہا ہے وہ اسی دین سے غافل ہونیکی وجہ سے ہے - جو شخص قرآن مجید کو غور سے پڑہے اور اُسکے عمدہ مضامین کو سمجھے اُس مین صرف آخرت ہی کے لحاظ سے نہین بلکہ دنیا کے اعتبار سے بھی وہ سراسر ہدایت پاویگا - اس کلام پاک کے ہر ہر مقام مین تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق کے متعلق ایسے قواعد بیان کیے گئے ہین جن سے ذی عقل متاثر ہوتے ہین اور اُن کے دل اس بات کی گواہی دینے لگتے ہین کہ بلا شبہ کسی انسان کا کلام اس درجہ اکمل ہو نہین سکتا -

مجھکو اُس زمانۂ مبارک کی تاریخ اور حالات بیان کرنیکی ضرورت نہین جس مین قرآن مجید نازل ہوا ہے - ہر ایک شخص جانتا ہے کہ جب غربت بت پرستی پھیلی ہوئی تھی اور شرک انتہا درجہ پر پہونچا ہوا تھا یہان تک کہ اہل کتاب بھی اس بلا مین مبتلا ہو گئے تھے تو اللہ جل شانہ

* اس رسالہ مین جتنی آیتین قرآن شریف کی لکھی گئی ہین اُن کا ترجمہ مولانا نذیر احمد صاحب ہی کے قرآنِ مترجم سے نقل کیا گیا ہے لیکن یہان ترجمہ تحت اللفظ نہ ہونے سے جو الفاظ مولانا ہی موصوف نے بغرض صراحت قوس مین لکھے تھے وہ بلا قوس لکھے گئے ہین

نے محض اپنے فضل سے انہین لوگون مین ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا جو اپنے بچپن سے
صادق اور امین کے خطاب سے اپنی قوم مین مشہور تہا اور جسکی طرف اوسکی بعثت تک کسی نے
کوئی بری بات منسوب کرنیکی جرائت نہین کی تہی۔ یہ پیغمبر قبل از بعثت ایک زمانہ دراز تک اپنی
قوم مین رہا لیکن کسی سے یہ نہین فرمایا کہ مین اللہ کا مرسل ہون۔ پس جب چالیس سال کے بعد
اس قسم کا دعوی کیا گیا تو سمجہہ دار آدمیون کو ایسے شخص کی نسبت جہوٹ کہنے اور خدا پر تہمت
کرنیکا گمان ہو نہین سکتا۔ اس دلیل واضح کے علاوہ اوس پیغمبر نے باوجود کسی قسم کی تعلیم نہ
پانیکے جب ایسا کلام پیش کیا جسکے معارضہ سے تحدی پر بہی اوسی قوم کے فصیح و بلیغ عاجز آگئے
تو یہ امر یقینی ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے دعوے مین سچا تہا۔ اس کے بعد اقسام کی مخالفتون و
مزاحمتون کے ساتہہ اوس کلام کے اثر اور اوس تعلیم کے نتیجہ کو دیکہنا چاہیے جو آج بہی بشہادت
اعداء نہایت عمدہ اور حیرت انگیز سمجہا جاتا ہے۔

تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تکلف اور بناوٹ کا اثر انسان اونہین لوگون پر
ڈال سکتا ہے جن سے زیادہ مخالطت نہو۔ جن سے زیادہ ملنے جلنے کا اتفاق ہوتا ہے وہ
اوسکی عادات و اطوار کو پہچان جاتے ہین۔ جب ہمکو تاریخ سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کے دعوی رسالت کو سب سے پہلے آپ ہی کے گہر والون نے قبول فرمایا تو یہ امر یقینی
ہو گیا کہ آپ مخلص تہے اور آپکی سابق کی حالت اس بعد کے دعوی کی تائید کرتی تہی اسیطرح آدمی
اہل علم پر اگر اپنی تعلیم کا اثر ڈالے تو اوسکا برسر حق ہوتا ثابت ہوتا ہے۔ پس جبکہ آنحضرت علیہ الصلوۃ
والسلام کی رسالت کو اہل کتاب کے بڑے بڑے علما نے قبول کر لیا تو آپکے دعوی کی

سچائی کے لیے اور کسی شہادت کی ضرورت نہین رہی ۔

اِس مختصر تمہید کے بعد اب یہ معلوم کرنا ضرور ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کیا تھی ۔ مثل انبیائے سابق کے آپنے بھی ایک خداے لایزال کی پرستش کا حکم فرمایا اور اُسکی عبادت مین اورون کو شریک کرنے سے نہی فرمائی ۔ یہی اصل تعلیم تھی اور باقی تمام امور اُسکے فروع تھے ۔ قرآن شریف مین جا بجا اِس کا ذکر موجود ہے اور ہر ایک مقام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جتنی اُمتین گزر چکین اُنکے رسول بھی توحید کی تاکید اور شرک سے ممانعت کرتے رہے ۔ جب کبھی مرور ایام کی وجہ سے اِس تعلیم کا اثر مٹنے لگا اور گمراہی پیدا ہوئی تو اللہ جل شانہ نے لوگون کی ہدایت کے لیے ایک رسول کو اُنہین مین سے کھڑا کیا تاکہ وہ اُنکے دین کو درست کرے ۔ اسکا سلسلہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہوا اور آپ کی ذات مبارک پر ایک ایسی کتاب نازل کی گئی جسکے احکام مین بوجہ مکمل ہونیکے کسی قسم کے تغیر کی ضرورت نہین رہی اور جسکے مضامین اور عبارت مین بہ سبب نہایت فصیح ہونیکے تحریف بشری طاقت سے خارج اور غیر ممکن ہو گئی ۔

مین اِس مقام پر قرآن مجید کے احکام مکمل ہونے اور اُسکی فصاحت بے مثل ہونیکی دلیل کے لیے ایک آیت کو نقل کرتا ہون جسمین کمال درجہ کے اختصار کے ساتھ وسعت مضمون کی کوئی انتہا نہین پائی جاتی ہے ۔ سورۂ نحل مین ارشاد ہوا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ ترجمہ اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور لوگون کے ساتھ احسان

کرنیکا اور قرابت والون کو مالی امداد دینے کا اور بے حیائی کے کامون اور ناشایستہ حرکتون
اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ تم کو ایسی ایسی نصیحتین کرتا ہے تاکہ
تم ان باتون کا خیال رکھو۔ اس آیت مین انصاف واحسان کا حکم۔ قرابت والون کی امداد۔
بے حیائی کے کامون ناشائستہ حرکتون اور ایک دوسرے پر زیادتی کرنیکی ممانعت ایسے
عمدہ اور مختصر الفاظ مین کی گئی ہے کہ انسانون کے کلام مین اسکی نظیر نہین ملتی ہے اس آیت
مین جو احکام ہین ان کا بوجہ کمال مفید بنی نوع انسان ہونا بخوبی ذہن نشین اسوقت ہو سکتا
ہے کہ ایک قطعہ زمین قرار دیا جاوے جہان کے جملہ باشندے اللہ جل شانہ کے باب مین
عدل کرتے ہون یعنی اسکے خالق حاکم نافع وضار ہونیکی وجہ سے اوسکی عبادت مین کسی کو
شریک نہین کرتے ہون۔ آپسمین احسان کے طریقہ کو مرعی رکھتے ہون غنی اپنے مفلس
قرابت دارون کی امداد کرتے ہون۔ جملہ بے حیائی کے کامون سے دور اور جو حرکات انسان
کے لیے ناشایستہ ہون انسے بری رہتے ہون اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرتے ہون
تو کیا ایسے لوگون کے لیے کسی حاکم کی بھی ضرورت ہوگی۔ بالفرض اگر اس سرزمین مین اس قسم
کے باشندون پر کوئی حاکم اور بادشاہ بھی ہو اور وہ اپنے اختیارات مین ان امور کا لحاظ رکھے
تو یہان کی رعایا کیسی خوش حال اور بادشاہ کیسا فارغ البال رہیگا اسکو بیان کرنیکی حاجت نہین
پس بنی نوع انسان کے لیے ایسے مفید اور عمدہ احکام سوا اللہ جل شانہ کے جسکا علم کامل اور جو
سارے عالم کے مصالح سے واقف ہے اور کون تجویز کر سکتا ہے۔

قرآن شریف کے احکام کے عمدہ اور مکمل ہوتے اور انہین کسی قسم کے تغیر و تبدیل کی ضرورت

الی یوم القیامۃ نہ ہونیکے متعلق ایک اور آیت کو مین نقل کرتا ہون جس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت اس کتاب کے آسمانی ہونے مین کوئی شک و شبہ واقع ہو سکتا ہے یا نہین۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مین مشرکین اور اہل کتاب حرام و حلال چیزون مین اقسام کے اختلاف کرتے تھے اور بعض وقت خود اہل کتاب کے وفد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ٹھہراکر آپکے پاس بغرض تصفیہ آتے تھے۔ اللہ جل شانہ نے سورۂ انعام کے ایک مقام مین انہین اختلافات کا ذکر فرماکر یہ ارشاد فرمایا ہے۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ج وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ ادھر آؤ مین تمکو وہ چیزین پڑھکر سناؤن جو تمہارے پروردگار نے تمپر حرام کی ہین وہ یہ کہ کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماباپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچون کو قتل نہ کرو کیونکہ ہم ہی تمکو بھی رزق دیتے ہین اور انکو بھی اور بے حیائی کی باتین جو ظاہر ہون اور جو پوشیدہ ہون تو ان مین سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور جان جسکے مارنے کو اللہ نے حرام کردیا ہے اسکو مار نہ ڈالنا مگر حق پر یہ ہین وہ باتین جنکا حکم خدا نے تمکو دیا ہے تاکہ تم دنیا مین رہنے کا طریقہ سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے پاس

بھی نہ جانا مگر ایسی طرز پر کہ اسکے حق مین بہتر ہو یہان تک کہ وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہونچے اور انصاف کے ساتھہ پوری پوری ماپ کرو اور پوری پوری تول - ہم کسی شخص پر اسکی سمائی سے بڑہکر بوجھ نہین ڈالتے ہین - اور جب بات کہو تو گو اپنا قرابت مند ہی کیون نہ ہو انصاف کا پاس کرو اور اللہ کے ساتھہ جو عہد کر چکے ہو اُسکو پورا کرو - یہ ہین وہ باتین جنکا تم کو خدا نے حکم دیا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو

اِس آیت شریف مین جن امور کا حکم ہے وہ یہ ہین - اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرنا - والدین کے ساتھہ حسن سلوک مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنیکی ممانعت اور یہ تنبیہ کہ تمہارا اور تمہاری اولاد ہر دو کا رزق اللہ کے ذمہ ہے ظاہری اور باطنی بے حیائی کے کامون سے پرہیز کرنیکی تاکید - انسان کی جان کو ہلاک کرنیکی ممانعت الا در صورت قصاص یتیم کا مال کہانیکی ممانعت مگر ایسے طور سے کہ اپنی خدمت سے اُسکو فائدہ پہونچا کر اُسکا صلہ حاصل کرین - ماپ اور تول کو پورا کرنیکی تاکید - ہر ایک امر مین بلا رو و رعایت بات کرنیکا حکم اور اللہ کے ساتھہ جو عہد و پیمان کیا جاوے اُسکو پورا کرنیکا حکم - یہ تمام باتین ایسی ہین جنکی پابندی ہر ایک انسان پر دنیا مین بحیثیت انسان زندگی بسر کرنیکے لیے ضرور ہے اور اُسکے حیطہ طاقت سے باہر نہین اور اسیواسطے ارشاد ہوا ہے کہ کسی کی طاقت سے زیادہ اُسپر بوجھہ نہین ڈالا جاتا ہے -

یہی احکام کسی قدر زیادتی اور تفصیل کے ساتھہ سورہ بنی اسرائیل کے ایک مقام مین بیان کیئے گئے ہین - مین اُس آیت کو بھی یہان نقل کرتا ہون - چونکہ قرآن شریف کے صرف مضامین ہی نہین بلکہ عبارت بھی معجز ہے ایک ہی مضمون کی آیت کو مکرر لکھنا خالی از حلاوت نہین ہے - وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا
جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى
حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ○ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ○ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ○ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ○ وَلَا تَقْرَبُوا
الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ○ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ
وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ○
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ○ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ○ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ○ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ
لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوْهًا ○ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا

اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ **ترجمہ** - اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ لوگو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا - اور والدین کے ساتھہ حسن سلوک سے پیش آنا - اے مخاطب اگر والدین مین کا ایک یا دونون تیرے سامنے بڑہاپے کو پہونچین تو اُن کے آگے ہون بہی نہ کرنا اور نہ اُن کو جہڑکنا اور اُن سے کچہہ کہنا سننا ہو تو ادب کے ساتھہ کہنا سننا اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جہکائے رکہنا اور اُنکے حق مین دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جسطرح انہون نے مجہے چہوٹے سے کو پالا ہے اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہین اِسی طرح تو بہی ان پر اپنا رحم کیجیو - لوگو تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم حقیقت مین سعادتمند ہوا ور تم سے ماباپ کے حق مین کوئی فروگزاشت بہی ہو گئی ہوگی تو وہ تم کو معاف کر دیگا کیونکہ وہ رجوع کرنے والون کی خطاؤن کو بخشنے والا ہے - اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر ہر ایک کو اسکا حق پہونچاتے رہو اور دولت کو بیجا مت اُڑاؤ کیونکہ دولت کے بیجا اُڑانے والے شیطانون کے بہائی ہین اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکر ہے - اور اگر تمکو اپنے پروردگار کے فضل کے انتظار مین جسکی تم کو توقع ہو مجبوری ان غربا سے مُنہ پہیرنا پڑے تو نرمی سے اُنکو سمجہادو - اور اپنا ہاتہہ نہ تو اتنا سکیڑو کہ گویا گردن مین بندہا ہے اور نہ بالکل اسکو پہیلا ہی دو ایسا کروگے تو تم ایسے بیٹہے رہ جاؤگے کہ لوگ تم کو ملامت بہی کرین گے اور تم تہی دست بہی ہوگے - اے پیغمبر تمہارا پروردگار جسکی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جسکی روزی چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اور وہ اپنے بندونکے حال سے باخبر اور اُنکی ضرورتونکا دیکہنے والا ہے - اور افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو

قتل نہ کرو انکو اور تم کو ہم روزی دیتے ہین اولاد کا مارنا بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس
ہو کر بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا چلن ہے اور کسی کی جان کو جس کا
مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا اور جو شخص ظلم سے مارا جاے تو ہم نے اُسکے
والی وارث کو قاتل سے قصاص لینے کا اختیار دیا ہے تو اسکو چاہیے خون کا بدلہ لینے مین
زیادتی نہ کرے کیونکہ واجبی بدلہ لینے ہی مین اسکی جیت ہے - اور جب تک یتیم اپنی جوانی کو
نہ پہونچ لے اسکے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسی طرح پر کہ یتیم کے حق مین بہتر ہو اور عہد کو پورا
کیا کرو کیونکہ قیامت مین عہد کی بازپرس ہوگی - اور جب ماپ کر دو تو پیمانہ کو پورا بھر دیا کرو
اور تول کر دینا ہو تو ڈنڈی سیدھی رکھکر تولا کرو معاملہ کا یہ بہتر طریق ہے اور اسکا انجام
بھی اچھا ہے - اور اے مخاطب جس بات کا تجھکو علم یقینی نہین اٹکل پچو اسکے پیچھے نہ ہو لیا کر
کیونکہ کان اور آنکھہ اور دل ان سب سے قیامت کے دن پوچھہ گچھہ ہوتی ہے - اور زمین
مین اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ اِس دہماکے کے ساتھہ چلنے سے تو زمین کو تو پہاڑ نہین سکیگا اور نہ
تنکر چلنے سے پہاڑون کی لمبائی کو پہونچ سکیگا - اے پیغمبر اِن سب باتون مین جو بری ہین
سب ہی تو تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہین اور یہ باتین بھی ان عقل و دانش کی
باتون مین سے ہین جنکو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہے - اور خدا کے
ساتھہ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم اور راندۂ درگاہ بناکر جہنم مین جھونک دئے جاؤگے -
اِس آیت مین بھی سب سے پہلے اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک نہ کرنیکا حکم ہے کیونکہ
ساری نیکیون کی بنیاد یہی ہے ورنہ جو شخص بلا دلیل سوا اللہ کے اپنے لیے اور معبود تجویز

ایسے وہ امر و نواہی بھی من مانے مقرر کرلیگا - پھر والدین کے ساتھہ احسان اور اُنکی
ضعیفی کے عالم مین جبکہ اولاد کو اُن سے کوئی فائدہ نہین پہونچتا ہے بلکہ اُنھین کی خدمت
کرنی پڑتی ہے اُن کے گزشتہ احسانات کا خیال رکھکر اُنسے حسنِ سلوک کرنے اور اُن کے
احسانات کے معاوضہ مین علاوہ اُنکی خدمت کے اُنکے لیے دعای خیر کرنیکی تاکید کی
گئی ہے - اگر بہ تقاضای بشری کوئی حرکت اُنکے خلاف مرضی سرزد ہوجاے تو یہ اطمینان
دلایا گیا ہے کہ خدا تعالی دلون کو دیکھتا ہے اولاد کا سچے دل سے والدین کے مطیع و فرمانبردار
ہونا کافی ہے - اِس کے بعد قرابت دار مسکین اور مسافر کو اُن کے حقوق کے موافق
مالی امداد کرنیکی ترغیب دی گئی ہے اور ساتھہ ہی مال کو بیجا اُڑانیکی بُرائی بتلائی گئی ہے تہیدستی
کے عالم مین قرابت دار مسکین یا مسافر امداد کے طالب ہون تو اُن کو لینت کے ساتھہ
سمجھا دینے کا حکم دیا گیا ہے - تہیدست نہ ہونیکی یہ ترکیب بتلائی گئی ہے کہ خرچ اسراف کی حد
کو نہ پہونچ جاے اور ساتھہ ہی یہ بھی کہدیا گیا ہے کہ اس سے مقصود بخل اختیار کرنا نہین
کیونکہ آدمی بخل کرکے غنی ہو نہین سکتا غنی کرنا اللہ کے اختیار مین ہے وہ اپنے بندون
کی ضرورتون سے واقف ہے وہ بلحاظ مصالح کسی کی روزی فراخ کردیتا ہے اور کسی کی تنگ -
مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنیکی ممانعت اِس آیت مین بھی موجود ہے اور یہ کہا
گیا ہے کہ والد اور مولود ہر دو کا رزق چونکہ اسی کے ذمہ ہے اولاد کو قتل کرکے ایک
بہت بڑا گناہ اپنے سر لینا نہایت بُری بات ہے - زنا کی ممانعت نہایت تشدد کے
ساتھہ کی گئی ہے اور اسکی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ وہ ایک بے حیائی کی حرکت اور بُری

روشن ہے کیونکہ جو شخص اپنی عورت کو چھوڑکر غیر کی عورت کی طرف مائل ہو تو گویا اُسکی عورت کو یہ تعلیم دیتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کو چھوڑکر غیر کے شوہر سے رشتۂ الفت جوڑے۔
اِس آیت میں بھی کسی کو بیجا قتل کرنیکی ممانعت کی گئی ہے اور دنیا ہی مین جو بُرا نتیجہ اُس سے مترتب ہوتا ہے وہ بیان کیا گیا ہے۔ یعنی قاتل سے مقتول کے ورثاء کو قصاص لینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی مقتول کے لوگون کو یہ بھی جتا دیا گیا ہے کہ قاتل کی اِس بیجا حرکت سے اُنکو جو غلبہ ہوا ہے اُسکو ناجایز طور پر استعمال نہ کرین ؎۔ یتیم کا مال کھانیکی ممانعت اور اللہ کے ساتھ جو عہد کیے جاوین اُنکو پورا کرنیکا حکم اِس آیت مین بھی موجود ہے۔ ماپ پوری کرنے اور سیدھی ڈنڈھی سے تولنے کی تاکید بھی کی گئی ہے اور یہ سمجھایا گیا ہے کہ حسن معاملہ کے لیے اِس شرط کا لحاظ رکھنا ضرور ہے اور اِسکا نتیجہ بھی اچھا ہے۔ جس بات کا علم یقینی طور پر نہ ہو اُسمین ذہنی منصوبون کے گھڑنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ عجب و نخوت کی مذمت اِس عمدہ طرز سے کی گئی ہے کہ آدمی کو اُس کی بُرائی کے تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہین ہے یعنی جو لوگ زمین مین اکڑکر چلتے ہین اُنسے کہا گیا ہے کہ تمہاری اِس قسم کی رفتار سے نہ تو زمین کو تم پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑون کی لمبائی کو پہونچ سکتے ہو پھر اِس فضول حرکت سے فایدہ ہی کیا ہے۔ آخر مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ غرض تعلیم امت یہ جتلایا گیا ہے کہ یہ تمام عقل و دانش کی باتین اللہ نے تمہاری طرف وحی کی ہین اِس خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بنانا اور جو شخص اِس الزام مین گرفتار ہوگا وہ جہنم مین جھونک دیا جاویگا۔

؎ یعنی قاتل کے عوض اُسکی قوم کے سردار کو نہ ماریں نہ اُسکو جلا کریں اور بُری طرح سے قتل کرے جو اُسکے ورثاء مین اشتعال کا باعث ہو۔ تذ حقانی

اِن احکام کے صادر ہونیکے بعد اگر کوئی شخص بہ تقاضای بشری کسی گناہ کا مرتکب ہو تو اُس سے پاک ہونیکا جو طریقہ اسلام مین بتلایا گیا ہے وہ بھی اِس قدر فطرت کے مطابق ہے کہ آدمی بلا غور و تامل اِس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ بلا شبہہ یہ دین اُسی خدای واحد کا تعلیم کیا ہوا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ چنانچہ سورۂ آلِ عمران مین ارشاد ہوا ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ **ترجمہ**۔ جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہین یا کوئی اور بیجا بات کر کے اپنا یعنی اپنے دین کا کچھہ نقصان کر لیتے ہین تو خدا کو یاد کر کے اپنے گناہون کی معافی مانگنے لگتے ہین۔ اور خدا کے سوا بندون کے گناہون کا معاف کرنے والا اور ہے بھی کون۔ اور کوئی بیجا بات کر بھی بیٹھتے ہین تو دیدہ و دانستہ اسپر اصرار نہین کرتے۔ یہی لوگ ہین جنکا بدلہ اُنکے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور مغفرت کے علاوہ بہشت کے باغ جنکے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہونگی کہ وہ انمین ہمیشہ ہمیشہ رہین گے اور نیک کام کرنے والون کے بھی کیسے کچھہ اجر ہین۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ بہ تقاضائی بشری کسی سے اگر کوئی بُرا کام سرزد ہو تو اُس سے پاک ہونیکے لئے خدا کو یاد کر کے معافی کا چاہنا کافی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ جو نہایت رحم والا ہے فرماتا ہے کہ بندون کے گناہون کو معاف کرنیکے لیے اُسکے سوا اور کون ہے۔ لیکن

معافی کا چاہنا اس قسم کا ہو کہ دیدہ و دانستہ اُس گناہ پر اصرار نہ کرین - ایسے نیکو کارون کے لیے اللہ جل شانہ اپنی مغفرۃ کی بشارۃ دیتا ہے اور ساتھہ ہی ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے بہشت کے ایسے باغ کی جنکے تلے نہرین پڑی بہ رہی ہونگی - اور اس اجر کی تحسین بہی خود ہی فرماتا ہے تاکہ ایمان والون کو اُسمین کسیطرح کا شبہہ نہ رہے -

چونکہ اِس مختصر رسالہ مین مجہکو جمیع احکام مذہب اسلام سے بحث کرنا مقصود نہین ہے اور میری اصلی غرض صرف یہی بتلانا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے بہی مثل انبیاے سابق کے ایک خداے واحد کی عبادت کی تاکید اور شرک سے سخت ممانعت فرمائی ہے لہذا مین اب اُن بیشمار آیتون مین سے چند آیات کو نقل کرتا ہون جن سے یہ ثابت ہوجاویگا کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے پہلے جس قدر انبیا گزرے ہین اُنہون نے بالاتفاق اپنے اپنے وقت کی امتون کو توحید کی تعلیم اور شرک سے سخت ممانعت کی ہے - آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے بہی اس اہم مسئلہ کو اسقدر عمدگی اور صراحت کے ساتھہ بیان فرمایا ہے کہ اُسکی نظیر پہلی کتب سماوی مین نہین ملتی ہے اگرچہ سارا قرآن ہمکو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے توسط سے پہونچا ہے لیکن مین بہ لحاظ الفاظ تعلیم توحید کے متعلق آیات کو تین قسمون پر منقسم کرتا ہون تاکہ اِس ترتیب سے مضمون کے سمجھنے مین آسانی ہو -

اول ۱ وہ آیتین جن مین خود اللہ جل شانہ نے شرک کی مذمت اور توحید کی تعریف فرمائی ہے -

دوم ۲ وہ آیتین جن مین سابق کے انبیا علیہم السلام کی تعلیم کا ذکر ہے -

سوم ۳ وہ آیتین جن مین آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعہ سے تفہیم کی گئی ہے -

آج کل کیا بلکہ ایک زمانہ دراز سے اہلِ اسلام کے جو عقاید اس باب مین ہین مجھکو انکے متعلق اس رسالہ مین کوئی فیصلہ کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ ناظرین خود ان آیات سے بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ اسلام کی اصل تعلیم کیا تھی اور اب اکثر اہل اسلام کے عقاید کیا ہین جبکہ قرآن کی تعلیم اور موجودہ عقاید مین مخالفت صریح ثابت ہوجائے تو اس امر کا تصفیہ کرنا بھی میرے ذمہ نہین ہے کہ مسلمان ہونے کیلیے کون سے عقاید اختیار کرنی چاہئین

قسم اول یعنی وہ آیتین جن مین خود اللہ جل شانہ نے توحید کی تعریف اور شرک کی مذمت فرمائی ہے

سورہ مومن مین ارشاد ہوا ہے۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ترجمہ۔ اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو ٹہرنے کی جگہہ اور آسمان کو چھت بنایا ہی اور اسنے تمھاری صورتین بنائی ہین اور صورتین بھی بنائین تو اچھی۔ اور عمدہ عمدہ چیزین تمھین کھانے کو دین۔ یہی اللہ تمھارا پروردگار ہے سو اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے کہ وہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔ وہی ہمیشہ زندہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہین تو خالص

اِسی کی فرمانبرداری مد نظر رکھکر اسکی عبادت کرو۔ سب تعریفین خدا ہی کو سزاوار ہین جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ جبکہ میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے صاف اور واضح دلیلین آچکی ہین تو مجھکو اُن معبودون کی پرستش کی مناہی ہے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ اللہ رب العالمین کا فرمانبردار ہو کر رہون۔

اِس آیت مین زمین اور آسمان کی پیدائش پھر انسان کی خلقت اور وہ بھی عمدہ سی عمدہ ساخت مین اور پھر اُسکے لیے رزق کا جو سامان مہیا کیا گیا اُسکا مجمل ذکر فرماکر اللہ جل شانہ نے اپنی ذات بابرکت کا پروردگار عالم ہونا ثابت فرمایا ہے اور پھر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ چونکہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اُسکے سوا اور کسی مین معبود ہونیکی صلاحیت ہی نہین ہے تو چاہیے کہ اُسی کی عبادت کی جائے۔ اِسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ مشرکین اللہ کے سوا جن معبودون کی پرستش کرتے ہین اُنسے اپنی برأت ظاہر فرما دین کیونکہ جب اللہ جل شانہ کے پاس سے اُسکے معبود اور پروردگار عالم ہونیکے متعلق واضح دلیلین آچکین تو باطل کی پیروی ہو نہین سکتی۔ یہی مضمون نہایت تفصیل کے ساتھ سورۂ نحل کے ایک مقام مین اسطرح بیان ہوا ہے۔ هُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنۢبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌۢ بِأَمْرِهِ ط إِنَّ فِي

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ **ترجمہ** وہی قادر مطلق ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسمین سے کچھہ تمھارے پینے کا ہے اور کچھہ ایسا ہے کہ اُس سے درخت پرورش پاتے ہین جنہین تم اپنے مویشیون کو چراتے ہو۔ اِسی پانی سے خدا تمھارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ سوچ سمجھہ کو کام مین لاتے ہین انکے لیے اسمین قدرت خدا کی ایک بڑی نشانی ہے۔ اور اسی نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو ایک اعتبار سے تمھارا تابع کر رکھا ہے اور اسی طرح ستارے بھی اُسی کے حکم سے تمھارے تابع فرمان ہین۔ جو لوگ عقل رکھتے ہین اُنکے لیے اِن چیزون مین قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیان ہین۔ اور بہت سی چیزین جو تمھارے فائدے کے

لیے روی زمین مین پیدا کر رکھی ہین اور انکی مختلف رنگتین ہین اُن مین بھی ان لوگون کے
لیے جو غور و فکر کو کام مین لاتے ہین قدرت خدا کی بڑی نشانی موجود ہے۔ اور وہی
قادر مطلق ہے جس نے ایک اعتبار سے دریا کو تمھارا مطیع کر دیا ہے تاکہ اُسمین سے
تم مچھلیان نکالکران کا تازہ تازہ گوشت کھاؤ اور نیز اُسمین سے زیور کی چیزین یعنی
جواہرات نکالو جن کو تم لوگ پہنتے ہو۔ اور ای مخاطب تو کشتیون کو دیکھتا ہے کہ پانی
کو پھاڑتی ہوئی دریا مین چلی جارہی ہین۔ اور دریا کو اس لیے بھی تمھارا مطیع کیا ہے
تاکہ تم لوگ خدا کا فضل یعنی تجارت کے فائدے تلاش کرو اور تاکہ آخر کار ان سب
نعمتون پر نظر کر کے خدا کا شکر کرو۔ اور اسی نے بھاری بوجھل پہاڑ زمین مین گاڑے
تاکہ زمین تمھین لیکر کسی اور طرف نہ جھکنے پائے اور اسی نے ندیان اور رستے بنائے
تاکہ تم اپنی منزل مقصود کو پہونچو۔ اور مسافرون کے لیے اور بھی بہت نشانیان قرار دین
کہ انکے ذریعے سے رستے کی شناخت کرین اور لوگ ستارون سے بھی راہ معلوم کرتے
ہین۔ تو کیا جو خدا اتنی مخلوقات پیدا کرے وہ اُن بتون کے برابر ہو گیا جو کچھ بھی نہین
پیدا کر سکتے۔ پھر کیا تم اتنی بات بھی نہین سمجھتے۔ اور اگر خدا کی نعمتون کو گنا چاہو تو اتنی بہت
ہین کہ تم انکو پورا پورا گن نہ سکو۔ بے شک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے کہ تمھاری ناشکری
پر بھی سزا نہین دیتا اور اپنی نعمتین موقوف نہین کرتا۔ اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ
ظاہر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور خدا کے سوا جن معبودون کو یہ لوگ حاجت روا
سمجھ کر پکارتے ہین ان کا حال یہ ہے کہ وہ کوئی چیز پیدا نہین کر سکتے بلکہ وہ خود بنائے

جاتے ہین۔ مردے ہین جنھین جان نہین اور اتنی بہی خبر نہین کہ کب قیامت ہوگی اور مردے اُٹھا کھڑے کیے جاوینگے۔ پہر یہ قیامت مین کیا کام آسکتے ہین۔ لوگو تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو جو لوگ روز آخرت کا یقین نہین رکھتے ان کے دل ہی کچھ اس قسم کے ہین کہ کیسی ہی واجبی بات ہو انکار ہی کیے چلے جاتے ہین اور وہ بڑے مغرور ہین۔

اس آیت کے پہلے حصّہ کے مضمون کو حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت مختصر الفاظ مین فارسی زبان مین ادا کیا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکار اند		تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

آفتاب۔ مہتاب سے ستارون سے اور رات دن سے چونکہ ہمارے بہتیرے کام نکلتے ہین اس اعتبار سے یہ چیزین ہمارے تابع قرار دی گئی ہین اسی طرح دریا سے بھی ہم بیشمار فایدے اُٹھاتے ہین۔ اِن سب مخلوقات کا ذکر فرما کر اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا ایسے پیدا کرنے والے کو مشرکون نے اپنے قرار دئے ہوئے معبودون کے برابر کر دیا جو کچھ بہی نہین پیدا کر سکتے۔ یہ بڑی ناشکری ہے لیکن چونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے اسکی سزا دنیا مین نہین دیتا ہے اور ان نعمتون کو موقوف نہین کرتا ہے۔ آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ لوگو تمہارا معبود وہی خدائے واحد ہے جس نے یہ سب کچھ تمہارے لیے پیدا کیا اور جن معبودون کو بے سمجھے لوگ حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہین وہ خود ہی مخلوق ہوتے اور کسی چیز کو پیدا کرنیکی قدرت نہین رکھنے کے علاوہ زندہ بہی نہین ہین بلکہ بے جان اور اُنھین یہ بہی خبر نہین ہے کہ قیامت کب ہوگی اور مردے جنھین وہ خود شامل ہین کب

اُٹھا کھڑے کیے جاوینگے ۔ اِس قدر تفہیم کے بعد یہ ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ اِس حیات دنیا پر مغرور ہین وہ آخرت کا یقین نہین رکھتے ہین اور یہی سبب ہے کہ واجبی باتون سے بہی انکار کیئے چلے جاتے ہین اِس آیت مین ایک بہت بڑی بات قابل لحاظ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی ہر ایک نعمت کے ذکر کے ساتھہ ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ○ یعنی اُن لوگون کے لیے جو غور و فکر کو کام مین لاتے ہین اور عقل رکھتے ہین اِن سب چیزون مین خدا کی قدرت کی بہتیری نشانیان موجود ہین ۔ پس اسلام اسکی ہدایت کرتا ہے کہ انسان صرف دنیوی امور ہی مین نہیں بلکہ اپنے دین مین بہی غور و فکر اور عقل سے کام لے ۔

سورہ بقر مین ایک جگہ ارشاد ہوا ہے ۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ **ترجمہ** ۔ اور لوگو تمہارا معبود تو وہی خدائے واحد ہے اِسکے سوا کوئی معبود نہین بڑا رحم کرنیوالا مہربان ہے ۔ بے شک آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے مین اور رات اور دن کے اول بدل مین اور جہازون مین جو لوگونکے فایدے

کی چیزین یعنی مال تجارت سمندر مین لیکر چلتے ہین اور مینہ مین جسکو اللہ آسمان سے برساتا
پھر اسکے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرے یعنی افتادہ ہوے پیچھے پھر زندہ یعنی شاداب
کرتا ہے اور ہر قسم کے جانورون مین جو روے زمین پر پھیلا رکھے ہین اور ہواؤن کے
ادہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر پھیرنے مین اور بادلون مین جو خدا کے حکم سے آسمان
وزمین کے درمیان گھرے رہتے ہین۔ غرض اِن سب چیزون مین اُن لوگون کے
لیے جو عقل رکھتے ہین قدرت خدا کی بہتیری نشانیان موجود ہین۔

اِس آیت مین بھی آسمان وزمین کی مختلف چیزون کو بیان کر کے خدا نے انہین
مشاہدات سے اپنی توحید پر استدلال فرمایا ہے اور آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ
عقل رکھتے ہین اُنکے لیے اِن چیزون مین خدا کی قدرت کی نشانیان موجود ہین کیونکہ یہ تمام چیزین
ایسی ہین کہ انسان کو اُسمین کسیطرح کا دخل نہین ہے آسمان وزمین کو پیدا کرنا تو درکنار اُسکو
چھوڑ کر انسان اور کسی مقام کو جا نہین سکتا۔ رات اور دن کو بدلنا تو ایک طرف اُسمین کسیطرح
کی تقدیم وتاخیر تک نہین کرسکتا۔ سمندر مین انسان کی عاجزی اُسوقت ظاہر ہوجاتی ہے
کہ جہاز کو ہوا کے جھونکے لگنے شروع ہوتے ہین اور لہرین ہر طرف سے اسپر چڑہی چلی
آتی ہین۔ بارش کے متعلق انسان کا بے بس ہونا امساک باران کے وقت معلوم ہوجاتا
ہے کیونکہ جس زمین سے پانی کی موجودگی مین وہ اپنی غذا نکالتا ہے وہی زمین پانی نہ ہونے
سے افتادہ ہوجاتی ہے اور جب تک اللہ اپنے فضل سے ہواؤن کو پھیر کر بادل نہ لائے
پانی نہین برستا اور زمین شاداب نہین ہوتی۔ یہی وہ باتین ہین جنہین خدا کی قدرت کی

نشانیاں موجود ہین لیکن اُن کو وہی لوگ دیکھتے ہین جنکو عقل ہے ۔ جو لوگ عقل نہین رکھتے ہین اور اللہ جل شانہ کے ساتھہ شرک کرتے ہین اُن کی تنبیہ کے لیے سورۂ روم کے ایک مقام مین یہ ارشاد ہوا ہے ۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ **ترجمہ** ۔ لوگو اللہ وہ قادر مطلق ہے جس نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو روزی دی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تمکو جلائے گا ۔ بھلا تمہارے ٹھہرائے ہوے شریکون مین کوئی ہے جو اِن کامون مین سے کچھہ بہی کر سکے ۔ جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہین خدا کی ذات اُس سے پاک اور بالاتر ہے ۔

جبکہ ان لاجواب دلایل کو سنکر مشرک اپنے افعال کی یہ تاویل کرنے لگے کہ اُن کے معبود حقیقت مین خدا نہین ہین لیکن خدا کے پاس اُنکے سفارشی ہین تو اللہ جل شانہ نے اسکی تردید سورۂ یونس کے ایک مقام مین اسطرح فرمائی ہے ۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ **ترجمہ** اور مشرکین خدا کے سوا ایسی چیزون کی پرستش کرتے ہین جو نہ تو اِن کو نقصان ہی پہونچا سکتے ہین اور نہ ان کو فائدہ ہی پہونچا سکتے ہین ۔ اور کہتے ہین کہ ہمارے یہ معبود اللہ کے ہان ہمارے سفارشی ہین ۔ ای پیغمبر ان لوگون سے کہو کیا تم اللہ کو ایسی چیز کے ہونے کی خبر دیتے ہو جسکو وہ نہ تو کہین آسمانون مین پاتا ہے

اور نہ کہین زمین مین ۔ وہ ان لوگون کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے ۔

اِس آیت مین پہلے ہی جتلادیا گیا ہے کہ خدا کے سوا جنکی پرستش کی جاتی ہے اُن مین یہ طاقت ہی نہین ہے کہ غیر کو کچھہ نقصان یا فائدہ پہونچا سکین ۔ پھر مشرکین کے اِس قول کی ھٰؤلاءِ شفعاءنا عند اللہ اسطرح تردید کی گئی ہے کہ آسمان و زمین مین کوئی ایسا نہین ہے جو اللہ کے خلاف مرضی کسیکی سفارش کرے کیونکہ اس قسم کی سفارش قبول کرنے مین اُسکی عاجزی اور سفارش کرنے والے کا دباؤ ثابت ہوتا ہی حالانکہ اس عیب سے اللہ کی بے نیاز ذات پاک اور مبری ہے ۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے سورۂ نحل کی ایک آیت پر جو ذیل مین لکھی جاتی ہی یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے کہ مشرکین شرک کی یہ تاویلین کیا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہین کہ جسطرح بادشاہون کے ہان با اختیار وزیر اور کارپرداز ہوتے ہین اسیطرح خدا کی سرکار مین انکے دوسرے معبود ہین ۔ خدا تعالیٰ نے انکے اِس خیال کو باطل ٹھہرادیا کہ تم کو مثال دینے کا سلیقہ نہین تمہاری مثالین بے تکی مثالین ہین خدا لوگون کے حال سے واقف ہے اور تم نبی آدم واقف نہین ہو اسی ناواقفیت کی وجہ سے تم مین جو بادشاہ ہوتے ہین اِن کو مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور حاجتمندون کو بھی ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی انکا سفارشی ہو اور ان کو خبر پہونچائے لیکن خدا جو خود دانا و بینا ہے وہ بغیر واسطے کے سنتا اور تمہارا سب حال جانتا ہے ۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے خود دو مثالین بیان فرمائی ہین جو نہایت موزون اور چسپان ہین ۔

سورہ نحل - وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ط هَلْ يَسْتَوٗنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ط هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ **ترجمہ**- اور خدا کے سوا اُن معبودون کی پرستش کرتے ہین جو آسمان وزمین سے اُن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہین رکھتے اور نہ ایسے اختیار پر دسترس پا سکتے ہین - تو دنیا کے بادشاہون کے قیاس پر خدا کے لیے مثالین تصنیف نہ کرو - ٹھیک مثال کا دینا اللہ کو معلوم ہے اور تم کو معلوم نہین ایک مثال خدا بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملک جو کسی بات کا اختیار نہین رکھتا اور ایک دوسرا شخص ہے خود مختار جسکو ہم نے اپنی سرکار سے اچھی معقول روزی دے رکھی ہے تو وہ اسمین سے چُپ چپاتے اور کھلے خزانے جسطرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے - کیا ایسے دو شخص برابر ہو سکتے ہین - یہ مثال سنکر مشرکین خود بول اُٹھین گے کہ نہین برابر ہو سکتے تو اے پیغمبر تم ان سے کہو الحمد للہ - مگر ان لوگون کا حال یہ ہے کہ اِن مین بہتیرے نہین سمجھتے - اور خدا ایک دوسری مثال دیتا ہے

کہ دو آدمی ہین اِن مین کا ایک گونگا اور گونگا ہونے کے علاوہ پرایا غلام کہ خود کچہہ نہین کرسکتا اور گونگے ہونیکی وجہ سے وہ اپنے آقا کا بارِ خاطر بہی ہے کہ جہان کہین اِس کو بہیجو اس سے کچہہ بہی ٹہیک نہین بن آتا۔ کیا ایسا غلام اور وہ شخص دونون برابر ہوسکتے ہین جو لوگون کو حدِ اعتدال پر قایم رہنے کو کہتا اور خود بہی اعتدال یعنی انصاف کے سیدہے رستے پر قایم ہے۔

اِس آیت کی تحت مین مولانا **ابو محمد عبد الحق** صاحب مصنف تفسیر حقانی نے تحریر فرمایا ہے کہ مشرکین دو قسم کے تہے بلکہ اب بہی ہین۔ ایک وہ جو پتہر یا اور چیزون کی مورتون کو پوجتے تہے اِن کے ان معبودون کو مثال اخیر مین ذکر کیا اور ایک وہ جو بزرگون کو پوجتے تہے اِن کے لیے مثال اول ہے۔

سورۂ حج مین بہی اللہ جل شانہ نے ایک مثال دی ہے جس سے اللہ کے سوا جنکی پرستش کی جاتی ہے انکا عاجز اور بے اختیار ہونا ثابت کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ یَا أَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِینَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن یَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن یَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ○ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِیٌّ عَزِیزٌ ○ **ترجمہ**۔ لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے تو اسکو کان لگا کر سنو کہ خدا کے سوا جن معبودون کو تم لوگ پکارتے ہو وہ ایک مکہی بہی پیدا نہین کرسکتے اگرچہ اِس کے پیدا کرنیکے لیے سب اکٹہے ہوجائین اور اگر مکہی انسے

کچھہ چھین لے جائے تو اسکو اُس سے چھڑا نہین سکتے - کیسے ہی بودے یہ بت پرست
ہین جو ایسے عاجز اور بے اختیار معبود اپنے لیے ٹھہرا رکھے ہین - اِن لوگون نے خدا
کی جیسی قدر جاننی چاہیے تھی جانی ہی نہین ورنہ اللہ تو بڑا زبردست سب پر غالب ہے -
اِس آیت مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہین ہے جو اُسکی بیشمار
خلقت مین سے ایک مکھی کو بھی پیدا کر سکے - مکھی کا پیدا کرنا تو ایک طرف اگر مکھی انسان
سے کوئی چیز چھین لے جائے تو انسان کو اتنی بھی قدرت نہین ہے کہ اُسکو مکھی سے
چھڑا سکے - یہ ایک معمولی کیفیت ہے جو انسان کو ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے یعنی انسان
کی غذا پر مکھی بیٹھتی ہے اور اُس سے اپنا حصہ چھین لے جاتی ہے لیکن انسان اُس کو
مکھی سے چھڑا نہین سکتا ہے اِس مثال کے بعد ارشاد ہوا ہے کہ مشرکین بے سمجھی سے
خدا کی قدرت اور غلبہ کی قدر نہین کرتے ہین -

چنانچہ بغرض تفہیم مزید اللہ جل شانہ نے سورۂ عنکبوت مین اور ایک مثال دی ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ
بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ - جن لوگون نے خدا کے سوا دوسرے کارساز بنا رکھے ہین اُن کی مثال مکڑی
کی سی ہے کہ اُس نے بھی اپنے زعم مین گھر بنایا اور کچھہ شک نہین کہ گھرون مین بودے سے بودا
مکڑی کا گھر ہے - ای کاش یہ لوگ اتنی بات سمجھتے -

اِس آیت مین مشرکین کی نادانی ظاہر کی گئی ہے کہ انہون نے اللہ کے سوا اورون کو

سورۂ عنکبوت

جو معبود بنا رکھا ہے اس خیال سے کہ وہ اُنکے کام آوینگے اُنکی مثال مکڑی کی سی ہے کہ
اِس نے بھی اپنے زعم مین ایک گھر پناہ کے لیے بنایا ہے حالانکہ مکڑی کا گھر بودا سے بودا ہی۔
سورۂ روم کے ایک مقام مین اللہ جل شانہ نے شرک سے اپنی کمال درجہ کی نارضامندی
ظاہر فرمانیکے لیے یہ مثال دی ہے۔ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ
مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ ترجمہ
وہ تمہارے سمجھنے کے لیے تم ہی مین کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ جن غلامون کے
تم مالک ہو ان مین سے اُس روزی مین جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے کوئی اور بھی تمہارے
شریک ہین اور تم اور وہ اُس روزی مین برابر کا حق رکھتے اور تم اُنکی ویسی ہی پروا کرتے ہو جیسی کہ
تم اپنی پروا کرتے ہو۔ جو لوگ عقل رکھتے ہین اُن کے لیے ہم اپنی آیتون کو اسیطرح کھول کھولکر
بیان کرتے ہین۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اس آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے "مطلب یہ ہے کہ
جب تم لوگ اپنے غلامون کو اپنی برابری مین نہین لیتے حالانکہ وہ تمہاری اتنی ہی بات کے
کنوڈے ہین کہ تم نے ان کو مول لیا ہے۔ اس پر بھی نہ تم اپنی جیسی انکو خوراک دیتے ہو نہ اپنی
جیسی ان کی پرداخت کرتے غرض کسیطرح پر تم اپنی برابری کے درجے مین نہین لیتے تو خدا اپنی
مخلوقات کو اپنا شریک کیون پسند کرنے لگا جو اُسکے مقابلے مین غلامون سے بھی گئے گزری ہین"
اللہ اور اسکی مخلوق مین صاحب اور غلام کی نسبت بھی ٹھیک نہین ہوسکتی کیونکہ صاحب

اور غلام ہمجنس ہین۔ صاحب کا کسی وقت غلام ہوجانا اور غلام کا صاحب ہوجانا ممکن ہے اسی بنا پر مولانا **نذیر احمد** صاحب نے لکھا ہے کہ خدا کے مقابلے مین اس کے مخلوقات غلام سے بھی گئے گزرے ہین۔

اس آیت مین صاحب اور غلام کی جو مثال دی گئی ہے اسکو ہم اپنے زمانہ کے آقا و خادم پر خیال کر سکتے ہین۔ ہم اپنے خادمون کو اپنے برابر سمجھنا اور اپنے نفوس کی سی انکی پرداخت کرنی تو ایک طرف بلکہ ہم انکو اپنے مقابلہ مین حقیر و ذلیل سمجھتے ہین آقا و خادم کا کیا ذکر ہے ایک فاتح قوم کے افراد اپنی مفتوح قوم کے افراد کو گو وہ اُن سے زیادہ ہوشیار اور لایق ہی کیون نہ ہون اپنے برابر نہین سمجھتے ہین پھر خدا تعالیٰ جو ساری جہان کا مالک اور بادشاہ ہے اور کل مخلوقات ہمیشہ اسکے قابو مین ہین ان کا اپنے ساتھ شریک کیے جانا کیونکر پسند فرما سکتا ہے۔

ان دلایل واضح کے علاوہ اللہ جل شانہ نے سورۂ انبیا کے ایک مقام مین اور ایک نہایت قوی اور معقول دلیل مشرکین کے شرک کے ابطال مین بیان فرمائی ہے جس کو سننے کے بعد معمولی سمجھہ والے آدمی کو بھی حق کے قبول کرنے مین کوئی عذر ہو نہین سکتا الا یہ کہ عمداً گریز کیا جاے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے۔ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ○ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ؕ هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ؕ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ○

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝

ترجمہ اگر زمین وآسمان مین خدا کے سوا اور معبود ہوتے توزمین وآسمان دونون کبھی کے برباد ہو گیے ہوتے توجیسی جیسی باتین یہ لوگ بناتے ہین اللہ جوعرش کا مالک ہے وہ توان عیبون اور نقصان سے پاک ہے۔ جو کچھہ وہ کرتا ہے اسکی بازپرس اس سے نہین کی جا سکتی اور ہان لوگون سے ان کے کیے کی بازپرس ہونی ہے۔ کیا لوگون نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا رکھے ہین اے پیغمبر تم ان لوگون سے کہو کہ اپنی دلیل تو پیش کرو۔ جو لوگ میرے ساتھہ ہین ان کی کتاب یعنی قرآن اور جو مجھسے پہلے ہو چکے ہین ان کی کتابین تورات وانجیل وغیرہ موجود ہین ان مین دوسرے معبودون کی سند دکھادو۔ بات یہ ہے کہ ان مین سے اکثر توحق بات کو جانتے ہی نہین توجب حق کا ذکر آتا ہے تو یہ لوگ مُنہ پھیر لیتے ہین اور اے پیغمبر ہمنے تمسے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اُسپر ہم یہی وحی نازل کرتے رہے کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہین توہماری ہی عبادت کرو۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اگر ایک ملک مین دو بادشاہ یا حاکم ہون توہر ایک اپنا حکم چلانا چاہیگا اور اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہردو کے اختلاف کی وجہ سے ملک مین انتظام کے عوض بدانتظامی پھیل جاوے گی۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ اگر آسمان وزمین مین اللہ کے سوا اور خدا مشرکین کے زعم کے مواقف ہوتے تو یہ تمام آپسمین لڑمرتے اور زمین وآسمان دونون برباد جاتے۔ ان کے انتظام کی درستگی ہی اس امر کی گواہ ہے کہ انکا مدبر ایک خدای واحد ہے جس کے افعال کے متعلق بازپرس کی کسیکو طاقت نہین ہے بلکہ جو افعال دوسرون سے

صادر ہوتے ہین اُن کی باز پرس ہوگی۔ اسکے بعد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرکین سے انکے دعوے کی دلیل طلب کرنیکے لیے کہا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دینے کا حکم ہوا ہے کہ صرف قرآن ہی مین نہین بلکہ اگلے کتب سماوی یعنی توراۃ وانجیل مین بھی شرک کے لیے کوئی سند نہین ہے جتنے رسول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبل گزر چکے انپر اللہ جل شانہ نے یہی وحی نازل فرمائی تھی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اسلیے اسی ایک کی عبادت کی جاے۔

مشرکین کی تردید کے علاوہ قرآن مجید مین جابجا اہل کتاب کی بھی جو اپنے انبیا علما اور مشایخ کی حد سے زیادہ تعظیم کرکے شرک مین مبتلا ہوگیے تھے تنبیہ کی گئی ہے تاکہ یہ لوگ بھی راہ حق اختیار کرین۔ اسکا اثر یہ ہوا کہ ان مین سمجھدار لوگون نے بلا تامل حق کو قبول کرلیا لیکن ضدی اور سرکش گمراہی مین پڑے رہے۔ اور یہی کیفیت ابتک باقی ہے۔

سورۂ نسا مین اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔ يَٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا۟ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْحَقَّ ۚ إِنَّمَا ٱلْمَسِيحُ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلْقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ ۖ وَلَا تَقُولُوا۟ ثَلَٰثَةٌ ۚ ٱنتَهُوا۟ خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٌ ۘ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلًا ○ لَّن يَسْتَنكِفَ ٱلْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ○ ترجمہ۔ ای اہل کتاب اپنے دین مین حد اعتدال سی

تفسیر لاہور

تجاوز یعنی افراط و تفریط نہ کرو۔ اور خدا کی نسبت حق بات کے سوا ایک لفظ بھی مُنہ سے
نہ نکالو۔ حق بات تو اتنی ہی ہے کہ مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح بس اللہ کے ایک رسول
ہین اور خدا کا حکم جو اُسنے مریم کی طرف کہلا بھیجا تہا کہ بے شوہر حاملہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئین
اور وہ ایک روح تہی جو خاص خدا کی طرف سے دنیا مین آئی تو اللہ اور اُسکے رسولون پر ایمان
لاؤ اور تین خدا نہ کہو اس سے باز آؤ کہ یہ تمہارے حق مین بہتر ہے بس اللہ ہی اکیلا معبود
ہے وہ اس سے بری ہے کہ اس کے کچھ اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے
اور جو کچھ زمین مین ہے اور اللہ سب کا کارساز بس ہے۔ مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے
ہرگز کسی قسم کی عار نہین اور نہ فرشتون کو جو خدا کے مقرب ہین۔ اور جو خدا کا بندہ ہونے
سے عار رکہے اور بڑائی کی لے تو عنقریب خدا ان سب کو اپنے پاس کہینچ بلائے گا۔

ان آیات مین اہل کتاب دین مین افراط و تفریط کرنے سے منع کیے گیے ہین اور
اللہ پر جہوٹ کہنے سے کیونکہ عیسائی حضرت مسیح ابن مریم کو خدا کا بیٹا کہتے تہے پہر اللہ جل شانہ
نے حضرت عیسیٰ کی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ وہ محض حکم خدا سے مریم کے بطن سے
بے باپ پیدا ہوے اور وہ اللہ کے رسول ہین انکو خدائی مین کوئی شرکت نہین ہے اور نہ
انکی والدہ کو پس تین خدا کیونکر ہو سکتے ہین اللہ ہی اکیلا معبود ہے اور سارے آسمان و زمین
مین اسیکی بادشاہی ہے اور اپنے جمیع مخلوقات کا وہی ایک کارساز ہے۔ اس کے بعد یہ
جتلایا گیا ہے کہ جب خود عیسیٰ کو اللہ کا بندہ ہونے سے انکار نہ تہا تو تم لوگ کیون ان کو
بندگی سے خارج کر کے خدائی کے درجہ پر پہونچاتے ہو۔ پہر ارشاد ہوا ہے کہ جو شخص اللہ کی

بندگی سے عار و انکار کرتا ہے اسکو اپنے عار و انکار کی حقیقت اسوقت معلوم ہو جاویگی جبکہ سارے لوگ اسکے حضور مین حاضر کیے جاوینگے۔

تفسیر حقانی مین اس آیت کے تحت مین یہ لکھا ہے وو ومن یستنکف مین ایک لطیف اشارہ سا اس طرف بہی ہے کہ خواہ مسیح ہو خواہ کوئی پیغمبر یا فرشتہ کس نے جان پائی ہے کہ جو ہماری غلامی اور بندگی سے سرتابی کرے منصب خدائی تو درکنار ذرہ بہر تابی کی بہی کسیکو مجال نہین فسبحان الحی القہار الجبار القدیر الصمد لم یلد ولم یولد"

سورۂ مائدہ مین بہی حضرت عیسیٰ مسیح کے معاملہ کی نسبت ارشاد ہوا ہے۔ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ط وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ **ترجمہ**۔ مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہین اور بس ان سے پہلے بہی بہتیرے رسول ہو گزرے ہین اور انکی والدہ مریم بہی خدا کی ایک سچی بندی تہین۔ دوسرے آدمیون کی طرح یہ دونون مان بیٹے کہانا کہاتے تہے۔ اے پیغمبر دیکہو تو سہی ہم اپنے دلایل کسطرح کہول کہول کر ان لوگون سے بیان کرتے ہین اور پہر دیکہو کہ یہ لوگ کدہر الٹے بہٹکے چلے جارہے ہین۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزون کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار مین تمہارا نفع و نقصان کچہہ بہی نہین اختیار تو درکنار انکو تمہارے نفع و نقصان کی خبر تک بہی نہین اور اسدہی ہے جو سبکی سنتا اور سب کچہہ جانتا اور با اختیار ہے

اِس آیت مین یہ سمجھایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی اور رسولون کے مانند ایک رسول تھے اور انکی والدہ اللہ کی سچی بندی تھین۔ اِن ہر دو کا کھانے پینے کا محتاج ہونا ہی اِنکے انسان ہونے پر صاف دلیل ہے۔ اسکے بعد یہ ارشاد ہوا ہے کہ عبادت کی مستحق تو وہ ذات ہے جو نفع وضر کی مالک ہو۔ غیرون کے نفع وضرر کے مالک ہونا تو ایک طرف جب حضرت عیسیٰ خود اپنے نفع وضرر کے مالک نہ تھے تو یہ معبود کیسے ہو سکتے ہین۔ مالک نفع وضرر اور صاحب اختیار تو بس اللہ جل شانہ کی ہی ذات ہے

اہل کتاب صرف اپنے انبیا ہی کی نہین بلکہ علما و مشایخ کی بھی حد سے زیادہ تعظیم کر کے جو شرک مین مبتلا ہو گیے تھے اسکا ذکر اللہ جل شانہ نے سورۂ توبہ کی اِس آیت مین فرمایا ہے۔ اِتَّخَذُوٓا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَالۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ‌ۚ وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ؕ سُبۡحٰنَهٗ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ○ ترجمہ۔ ان لوگون نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالمون اور اپنے مشایخون اور مسیح ابن مریم کو خدا بنا کھڑا کیا حالانکہ ہمارے ہان سے اِن کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہنا اس کے سوا کوئی اور معبود نہین وہ انکے شرک سے پاک ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اِس آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے پیشواؤن کی تعظیم حد سے زیادہ کرنے لگے اور انکے تمام افعال واقوال کو عین خدا کا فرمودہ سمجھتے تھے اسکو خدا نے خدا بنانا فرمایا۔ آج کل کے بعض مسلمان بھی اسی طرح کی پیر پرستی اور

گور پرستی کرتے ہین اس آیت سے انکو پند پذیر ہونا چاہیے۔

اِس کے ساتھ ہی قرآن شریف مین یہ شبہہ نہایت وضاحت کے ساتھ رفع کر دیا گیا ہے کہ جن مخلص بندون کی پرستش کی جاتی ہے وہ مشرکین کے اس فعل سے راضی ہین یا نہین اور اُن کی کیفیت اللہ جل شانہ کے روبرو کیا ہے۔ چنانچہ سورہ انبیا مین ارشاد ہوا ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ

ترجمہ۔ اور بعض کافر کہتے ہین کہ خدای رحمان بیٹیان رکھتا ہے یعنی فرشتے اسکی بیٹیان ہین۔ اسکی ذات اس تہمت سے پاک ہے فرشتے خدا کی بیٹیان نہین بلکہ اس کے معزز بندے ہین۔ اسکے آگے بڑھکر بات نہین کرسکتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند رہتے ہین۔ ان کا اگلا پچھلا سب حال اسکو معلوم ہے اور یہ فرشتے کسی کی سفارش تک نہین کرسکتے مگر جن کے حق مین خدا ان کی سفارش پسند فرمائے اور وہ اُسکے جلال سے ہمہ وقت ڈرتے رہتے ہین۔

تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ عرب مین قبیلہ خزاعہ کے لوگ فرشتون کو خدا تعالیٰ کی بیٹیان کہا کرتے تھے اِنکے قول کو رد فرماتا ہے۔

گو آیت کا شانِ نزول خاص ہو لیکن اصول تفسیر کے مطابق حکم عام ہوتا ہے۔ اس آیت مین اللہ کے معزز بندون کی جو پرستش کی جاتی تہی اسکی تردید کی گئی ہے اور یہ جتلایا گیا ہے

کہ اللہ کے نزدیک اُنکی عزت اسی وجہ سے ہے کہ وہ اُسکے حکم بردار ہین اور کمال ادب کی وجہ سے اسکے آگے بات تک نہین کرتے ہین اور انکے خوف کی حالت یہ ہے کہ اسکے جناب مین کسیکے لیے سفارش بہی نہین کرتے جب تک کہ انکو یہ نہ معلوم ہو کہ خدا تعالی اسکے حق مین اُنکی سفارش کو پسند فرماویگا۔

خاص حضرت عیسی مسیح کو قیامت مین جو معاملہ پیش آوے گا اسکی خبر اللہ جل شانہ نے سورۂ مائدہ مین دی ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بہی اس بات سے نہایت بیزار ہین کہ انکا مرتبہ نبوت و رسالت کے درجہ سے بڑہا دیا جاے اور الوہیت کے درجہ پر پہونچایا جائے چنانچہ ارشاد ہوا ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ترجمہ - اور قیامت کے دن اللہ جل شانہ عیسی سے پوچھیگا
کہ اے مریم کے بیٹے عیسی! کیا تم نے لوگون سے یہ بات کہی تہی کہ خدا کے علاوہ مجھکو
اور میری والدہ کو بہی دو خدا مانو عیسی عرض کرینگے اے پروردگار تیری ذات پاک ہی مجہ سے
یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ مین ایسی بات کہون جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہین - اگر مین نے
ایسا کیا ہوگا تو میرا کہنا تجھکو ضروری معلوم ہوا ہوگا کیونکہ تو تو میرے دل تک کی بات جانتا
ہے اور مین تیرے دل کی بات نہین جانتا کیونکہ غیب کی باتین تو تو ہی خوب جانتا ہے
تو نے جو مجھکو حکم دیا تہا بس وہی مین نے ان کو کہہ سنایا تہا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا سب کا
پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو اور جب تک مین ان لوگون مین موجود رہا مین ان کا
نگران حال رہا پہر جب تو نے مجھکو اپنے پاس بلا لیا تو تو ہی اِن کا نگہبان تہا اور تو تمام چیزون
کی خبر رکھتا ہے - اگر تو ان کو عذاب دے تو تجھکو اختیار ہے یہ تیرے بندے ہین اور اگر
تو ان کو معاف کرے تو کوئی تیرا ہاتہہ نہین پکڑ سکتا کیونکہ بے شک تو ہی سب پر غالب اور
حکمت والا ہے عیسی کے یہ معروضات سنکر اللہ تعالی فرمائے گا کہ یہی آج کا دن ہے کہ سچے
بندون کو انکا سچ کام آئے گا انکے لیے بہشت کے باغ ہون گے جن کے تلے نہرین پڑی
بہ رہی ہونگی اور وہ اُن مین ہمیشہ رہین گے - اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش
یہ ہے بڑی کامیابی - آسمان و زمین اور جو کچہہ آسمان و زمین مین ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت
ہے اور وہ سب چیزون پر قادر ہے -

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا جواب یہی ہوگا کہ انہون نے اپنے

فرض منصبی کو ادا کیا اور اپنی امت کو یہی کہا کہ اللہ جل شانہ جو انکا اور ساری جہان کا پروردگار
ہے اسکی عبادت کریں۔ اس بات پر وہ خود اللہ جل شانہ کو گواہ ٹھہراوینگے اور یہ بھی عرض کرینگے
کہ جب تک وہ دنیا مین رہے اس امر کی حفاظت کرتے رہے لیکن دنیا سے اُٹھا لئے
جانے کے بعد لوگون نے جو کچھ زیادتیاں کین اسکی خبر اسد ہی کو ہے کیونکہ وہی علام الغیوب
ہے۔ دنیا کے محکمون مین یہ عادت ہے کہ جب کسی کا جرم ثابت ہو جاے تو لوگ خود
حاکم کے روبرو کہدیتے ہین کہ مجرم قابل سزا ہے لیکن اللہ جل شانہ کے دربار مین حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے ادب کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی برأت کے ساتھ یہ نہین کہین گے
کہ اس تہمت کی سزا لوگون کو دیجاے بلکہ یہ عرض کرینگے کہ یہ تیرے بندے ہین تجھکو اختیار
ہے کہ انکو عذاب کرے اور اگر تو ان سے درگزرے تو کوئی مانع نہین ہوسکتا کیونکہ تو سب پر
غالب اور حکمت والا ہے۔ اسکے جواب مین اسد جل شانہ فرمائیگا کہ آج کا دن سچون کو انکی
سچائی کام آوے گی اور انکے لیے بہشت کی نعمتین ہین اور سب سے بڑی نعمت اسد جل شانہ
کی رضامندی ہے۔ آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے کہ آسمان و زمین کی حکومت اسی ذات کو
سزاوار ہے جسکی قدرت کی کوئی انتہا نہین ہے۔

اللہ جل شانہ نے اپنی توحید کو ثابت فرمانیکے لیے ان دلائل واضح کے علاوہ خود
انسان کی فطرۃ کو بھی ایک شاہد قرار دیا ہے اور فرماتا ہے کہ انسان گو آسایش کی حالت مین
خدا سے شرک کرے لیکن جبکہ اسکو کوئی سخت تکلیف پہونچتی ہے تو اسکا دل فقط اللہ کی
طرف رجوع ہوتا ہے چنانچہ سورۂ یونس کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے ۔ وَاِذَا

مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور جب انسان کو کسی قسم کی تکلیف پہونچ جاتی ہے تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا کسی حال مین ہو ہم کو پکارے چلا جاتا ہے پھر جب ہم اسکی تکلیف کو اس سے دور کرتے ہین تو ایسا بے پروا بن کر چل دیتا ہے کہ گویا اس تکلیف کے دور کرنیکے لیے جو اسکو پہونچ رہی تھی ہم کو کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ جو لوگ حد بندگی سے باہر قدم رکھتے ہین انکو انکا کیا اسی طرح بھلا کر دکھایا گیا ہے۔

سورۂ بنی اسرائیل کے ایک مقام مین یہی مضمون نہایت صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ○ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ○ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ○ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ○ ترجمہ۔ اور جب سمندر مین تم کو کسی طرح کی تکلیف پہونچتی ہے تو جن معبودون کو تم پکارا کرتے تھے سب بھولے بسرے ہو جاتے ہین مگر وہی ایک خدا یاد رہتا ہے۔ پھر جب خدا تم کو سمندر سے خشکی کی طرف نکال لاتا ہے

تو اُسی سے تم پھر بیٹھتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکر ہے۔ تو کیا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو
کہ وہ تم کو خشکی کی طرف لیجا کر زمین مین دھسا دے یا تم پر آندہی کا پتھراؤ چلائے اور اس
وقت تم کسی کو اپنا مددگار نہ پاؤ۔ یا تم اس بات سے خاطر جمع ہو گئے ہو کہ خدا پھر تم کو لوٹا کر
دوبارہ اُسی سمت زمین لیجائے اور اس مین لے گئے پیچھے تم پر ہوا کا ایک طوفان بھیجے اور
تمہاری ناشکریون کی سزا مین تم کو غرق کر دے پھر تم کو کوئی ایسا حمایتی نہ ملے جو اس بات
پر ہمارا پیچھا کرے۔ اور البتہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری مین انکو جانورون
اور کشتیون پر سوار کیا اور عمدہ عمدہ چیزین انہین کھانے کو دین اور جتنی مخلوقات ہم نے
پیدا کی اُن مین بہتیرون پران کو برتری دی۔

اِن آیات کی تحت مین تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ یہان وہ حالت اضطراب بیان کی
گئی ہے جو دریا مین کبھی کبھی پیش آجاتی ہے ایسے موقع پر انسان اپنے فطرتی قاعدہ سے
پھر اُسی معبود برحق کی طرف التجا کرتا ہے اور سب فرضی معبودون کو بھول جاتا ہے افسوس
ہے کہ آج کل عام لوگ اس بلا مین مبتلا ہین مصیبت کا وقت بھول جاتے ہین جب مصیبت
خدا دور کر دیتا ہے اور نعمت دیتا ہے تو بجائے شکر کے ناشکری کرتے ہین اور فسق و فجور
مین مبتلا ہوتے ہین افامنتم مین اس بات کی تہدید ہے کہ کیا تم کو اس سے پورا اطمینان
ہو گیا ہے کہ اس حالت مین خدا تم پر کوئی دوسری بلا نہین بھیج سکتا۔ زمین مین غرق نہین کر سکتا
یا آسمان سے پتھر نہین برسا سکتا یا یہ نہین ہو سکتا کہ تم کو پھر دریا کا سفر پیش آئے اور وہان
تمکو اُسی بلا مین پھنسا کر ہلاک کرے۔ بنی آدم کی ناشکری کا تو یہ حال ہے اور ہمارا اُس پر یہ

انعام ہے کہ ہمنے ذات مین جسم مین صورت مین اوصاف مین اور علم مین اسکو جمیع مخلوقات پر عزت دی اور دریا کے اور خشکی کے سفر مین سواری دی یعنی دریا مین کشتی اور زمین پر جانور اور پھر سفر و حضر مین عمدہ عمدہ چیزین کھانے کو دین انتہا ملخصاً

جو لوگ حق کے طالب نہین تھے اور جنکے دلون مین کجی تھی انکی سرکشی اس قسم کے مسکت اور عاجز کرنے والے دلایل سے زیادہ ہونے لگی اور یہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقسام کی تہمتین کرنے لگے۔ مولوی **نذیر احمد** صاحب نے سورۂ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت پر یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے کہ یہود نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تہمت لگائی کہ یہ شخص اگرچہ اب خدا کی طرف بلاتا ہے لیکن اسکی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگون سے اپنی پرستش کرائے۔ اس کے جواب مین اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا۔ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ **ترجمہ**۔ کسی انسان کو تو یہ بات شایان ہے نہین کہ خدا اسکو اپنی کتاب اور عقل سلیم اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگون سے لگے کہنے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو۔ بلکہ وہ تو یہی کہیگا کہ خدا پرست ہو کر رہو اس لیے کہ تم لوگ کتاب الٰہی پڑہاتے رہے ہو اور اس لیے کہ تم خود بھی پڑہتے رہے ہو۔ اور وہ تمسے کبھی بھی نہین کہیگا کہ فرشتون اور پیغمبرون کو خدا بناؤ بھلا ایسا کہین ہو سکتا ہے کہ تم تو اسلام

لا چکے ہو اور وہ اسکے بعد تمہین کفر کرنیکو کہے۔

اِس آیت مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی انسان کو اللہ اپنے فضل سے درجۂ نبوت۔ کتاب اور عقل سلیم عطا فرمائے تو ممکن نہین کہ وہ لوگون کو اپنی پرستش کا حکم دے بلکہ وہ تو خدا کی عبادت کی طرف بلاویگا۔ پھر اس بات کا مہمل ہونا ثابت کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی تعلیم کر چکے ہین تو اسکے بعد کفر کی تعلیم کس طرح کر سکتے ہین۔

مشرکین بھی بوجہ مخالفت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اقسام کے بیجا اعتراضات کیا کرتے تھے چنانچہ سورۂ فرقان کے ایک مقام مین ان لغو اعتراضات کا اسطرح مذکور ہے وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط لَوْلَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ ترجمہ۔ اور کافر یہ بھی کہتے ہین کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازارون مین پڑا پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیون نہین بھیجدیا گیا کہ اسکے ساتھ ہوکر وہ بھی لوگون کو عذاب خدا سے ڈراتا یا اسپر کوئی خزانہ یعنی چھن برسا ہوتا یا زیادہ نہین تو اسکے پاس ایک باغ ہی ہوتا کہ اس سے کھاتا پیتا۔ اور یہ ظالم مسلمانون سے کہتے ہین کہ تم تو بس ایسے آدمی کے پیچھے ہو لیے ہو جسپر کسی نے جادو کر دیا ہے۔ اے پیغمبر دیکھو تو سہی یہ لوگ تمہاری نسبت کیسی کیسی باتین بناتے ہین جسکا ضروری نتیجہ یہ ہو کہ یہ آپ گمراہ ہو گیے اور کسی طرح راہ پر آ نہین سکتے۔

اسکا جواب سورۂ فرقان ہی کی اس آیت مین دیا گیا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اَتَصْبِرُوْنَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ○ ترجمہ۔ اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازارون مین بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم مین ایک کو ایک کے لیے آزمائش کا ذریعہ قرار دیا ہی تو مسلمانو تم اب بھی کافرونکی ایذا دہی پر صبر کروگے یا نہین۔ اور اے پیغمبر تمھارا پروردگار سبکے حال کو دیکھ رہا ہے اسی احقاق حق و ابطال باطل کی کوشش مین آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ پر ایمان لائی ہوئی مسلمانون کی جماعت کو ابتدا مین نہایت قلیل تھی سخت صدمے اٹھانے پڑے یہان تک کہ دشمنون کی ایذا و تکلیف دہی سے اپنے گھر بار کو چھوڑ کر دوسرے ملک کو جانا پڑا۔ چونکہ مسلمانون کے دل ان کیفیتون سے پست ہو رہے تھے اللہ جل شانہ نے انکی تسلی کے لیے قرآن شریف کے اکثر مقامات مین کہین تو پیغمبر علیہ الصلوٰة والسلام کے مبعوث کرنے مین اپنی نعمت کا اظہار فرمایا اور کہین مسلمانون کو بالآخر غلبہ ہونیکی بشارت دی چنانچہ یہ سب باتین ہو کر رہین اور آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کی بعثت فی الحقیقت خدا کی ایک بہت بڑی نعمت ثابت ہوئی سورۂ آل عمران مین ارشاد ہوا ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ ترجمہ۔ اللہ نے مسلمانو نپر بڑا ہی فضل کیا کہ ان مین آنہی مین کا ایک رسول بھیجا جو انکو خدا کی آیتین پڑھکر سناتا ہے اور

انکو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کرتا اور کتاب الٰہی یعنی قرآن اور دانائی کی باتون کی انکو تعلیم دیتا ہے ورنہ ان پیغمبر کے آنے سے پہلے تو یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی مین تھے۔

سورہ نور مین مسلمانون کے غلبہ کی اسطرح بشارت دیگئی ہے۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

ترجمہ۔ تم مین سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے ہین اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن ان کو ملک کی خلافت یعنی سلطنت ضرور عنایت کریگا جیسے ان لوگون کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہین اور جس دین کو اُسنے انکے لیے پسند کیا ہے یعنی اسلام اسکو انکے لیے جماکر رہیگا اور خوف و خطر جو انکو لاحق ہے اس کے بعد عنقریب ہی انکو اسکے بدلے مین امن دیگا کہ باطمینان ہماری عبادت کیا کرینگے اور کسی چیز کو ہمارا شریک نہ گردانینگے۔ اور جو شخص ان تمام احسانات کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہین

تفسیر حقانی مین اس آیت کے تحت مین لکھا ہے ؎ صدق اللہ العلی العظیم اسنے یہ وعدہ پورا کیا آنحضرت کو جنگ احزاب کے بعد غلبہ دیا اور پھر آپکے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے عہد خلافت مین نہ تنہا عرب بلکہ روم و ایران وغیرہ سر سبز سلطنتین بھی انکے ہاتھہ مین دین اور نہایت امن کے ساتھہ انکے زمانون مین دین اسلام کی اشاعت و ترقی ہوئی۔ اس آیت سے خلفاء اربعہ کی خلافت کا برحق ہونا صاف صاف ثابت ہوتا ہے

خوارج کا قول باطل ہے جو وہ حضرت عثمان وعلی کو خارج کرتے ہین اسیطرح شیعہ کا قول بہی غلط ہے جو وہ خلفاء ثلثہ کو خارج سمجھتے ہین کیونکہ فتوحات اسلام تو انہین حضرت کے عہد مین ظہور مین آئے اور حضرت علی انکے عقیدہ کے موافق تقیہ کرتے تہے انکو امن حاصل نہین ہوا وہ اس آیت کے مصداق ہو نہین سکتے اور اسیطرح باقی ایئہ اثنا عشر انکو سرے سے حکومت ہی نہین ملی اور وہ بہی خوف سے تقیہ کرتے رہے انکے مہدی تو آج تک ڈر کے مارے کسی غار مین چہپے بیٹہے ہین - افسوس بعد مین مسلمانون نے فسق وفجور اختیار کیا وہ شوکت وقوت انکی نہ رہی اور اب بہی باز نہین آتے مسلمانون کی ترقی اور قومی شوکت کا یہی سبب ہے جس سے آجکل کے ریفارمر غافل ہوکر اور اسباب ترقی تلاش کر رہے ہین اللھم ارحم المسلمین واھد ہم سواء السبیل

چونکہ انبیا انسان ہی ہوتے ہین اور ہر ایک انسان کو موت کا ذایقہ چکھنا ضرور ہے اللہ جل شانہ نے مسلمانون کو اس نعمت کی قدر کرنے اور اسلام پر مضبوط اور قایم رکہنے کے لیے سورہ آل عمران کے ایک مقام مین اسطرح ارشاد فرمایا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ **ترجمہ** اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بڑہکر اور کیا کہ ایک رسول ہین اور بس - ان سے پہلے اور بہی رسول ہو گزرے ہین - اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی موت سے مرجائین یا مارے جائین تو کیا تم الٹے پیرون کفر کی طرف پہر لوٹ جاؤ گے اور جو الٹے پیرون کفر کی طرف لوٹ جائیگا وہ خدا کا تو کچہہ بہی نہین بگاڑ سکے گا - اور جو لوگ اسلام کی نعمت کا شکر کرتے ہین انکو خدا عنقریب جزای خیر دیگا

اس آیت مین یہ تاکید ہے کہ رسول کی تعلیم سے جو لوگ اللہ حی وقیوم پر ایمان لائے ہین
انکو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحلت کے بعد بھی جو بالضرور کسی نہ کسی دن واقع ہوگی
اسلام پر قایم رہنا چاہیے ورنہ جو شخص دین اسلام سے منحرف ہوتا ہے وہ اللہ کا کچھ نہین بگاڑتا
بلکہ اپنا نقصان کرلیتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہ بھی بشارت دیگئی ہے کہ اسلام کی نعمت کا
شکر کرنیوالون کو اللہ عنقریب جزاے خیر دیگا۔

انسانون کے لیے اسلام ایک بہت بڑی نعمت ہونیکے دلایل اور اسکا شکر ادا کرنیکا
طریق اللہ جل شانہ نے سورۂ آل عمران کے ایک مقام مین اسطرح بیان فرمایا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ
مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ○ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ
یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ
لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ **ترجمہ**۔ اور سب ملکر خوب مضبوطی سے اللہ کا ذریعہ پکڑے رہو
اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے
دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلون مین الفت پیدا کی اور تم اسکے فضل سے بھائی بھائی ہوگیے
اور تم آگ کے گڑھے یعنی دوزخ کے کنارے آلگے تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچالیا اسطرح
اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔ اور تم مین ایک ایسا

گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگون کو نیک کامون کی طرف بلائین اور اچھے کام کرنے کو کہین اور
بُرے کامون سے منع کرین۔ اور آخرۃ مین ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہونچین گے۔ اور ان جیسے نہ ہو
جو ایک دوسرے سے بچھڑ گیے اور کہلے کہلے احکام آئے پیچھے لگے آپسین اختلاف کرنے۔
اور یہی ہین جنکو آخرت مین بڑا عذاب ہوگا۔

تفسیر حقانی ہین ان آیات کے تحت مین لکہا ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بڑا
معجزہ ہے کہ تمام درندون کی صفت والون کو بہائی بنا دیا۔ پہر آئندہ اس سلسلۂ برکت کو جاری
رکہنے کے لیے اللہ جل شانہ تمام امت کو بطور فرض کفایہ حکم دیتا ہے کہ تم مین ایک گروہ ایسا بہی
رہنا چاہیے جو لوگون کو نیک باتون کی تعلیم کیا کرین بُری باتون سے جو لائق تفرق ہین منع
کیا کرین اچھی باتون کا حکم دیا کرین۔ یہ خاص لوگون کا گروہ ہے جو نبی علیہ السلام کے نایب ہین
اسکے بعد اختلاف سے تاکیدًا منع فرماتا ہے۔ چونکہ صحابہ نے پورا پورا اس حکم پر عمل کیا تہا انکے
مقدس مذہب کی روشنی تہوڑے ہی عرصہ مین دنیا کے کنارون تک پہیل گئی اور خدا کی نافرمان
سلطنتین اور سرسبز حکومتین انکے ہاتہہ مین آگئین۔ اب اختلاف کا برا نتیجہ بہی دیکھہ لیجیے
دنیا کی ذلت وخواری اور آخرۃ مین عذاب عظیم۔ اسکے بعد حکم فرماتا ہے کہ اے ایماندار و تم یہود و
نصاریٰ کی طرح باہم مختلف نہ ہو جاؤ جنکے پاس خدا کی آیتین اور ہدایتین آئین باوجود اس کے
انہون نے اپنی خواہش نفسانی سے دین مین اختلاف کیا اور سیکڑون فرقے ہو گیے ایک
دوسرے کی تکذیب کرنے لگا۔ انتہا ملخصاً۔

افسوس ہزار افسوس کہ اس حکم واجب التعمیل پر مسلمانون کا اب عمل نہین رہا۔ مسلمانون نے

بہی خدا کی طرف سے آیات بینات آنیکے بعد دین مین اختلاف کیا اور مختلف فرقے ہوگیے مجہکو اس رسالہ مین اور فرقون سے بحث مقصود نہین ہے۔ اصل مسئلہ توحید ہی مین جو اختلاف واقع ہوا ہے اسیکو مین بیان کرتا ہون۔ کوئی کہتا ہے۔

اگر کافر زبت آگاہ گشتے ۔	یکے از واصلان راہ گشتے
مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست	یقین کردے کہ دین در بت پرستی ست

اور کسی کا یہ مقولہ ہے شعر

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ	خود رند و سبوکش
خود بر سر آن کوزہ خریدار برآمد	بشکاست و روان شد

پہر انہین باتون کو اصل توحید اور مغز قرآن بتلانے کے لیے یہ شعر پڑہا جاتا ہے

ما ز قرآن مغز را برداشتیم	استخوان پیش سگان انداختیم

اس مسئلہ کو ثابت کرنیکے لیے قرآن شریف کی بعض آیتون سے بہی استدلال کیا جاتا ہے جنکا بالاجمال یہان ذکر کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ فی الحقیقت اللہ کے کلام سے اسکی کسی طرح تائید ہوتی ہے یا نہین۔

منجملہ آیات جو پیش کی جاتی ہین ایک یہ ہے۔ وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ یہ سورہ ذریت مین ہے اور کامل آیت اسطرح ہے وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ○ وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ ترجمہ۔ اور یقین لانے والون کے لیے زمین مین قدرت خدا کی بہتیری ہی نشانیان موجود ہین اور خود تم مین بہی۔

تفسیر حقانی میں اسکے تحت لکھا ہے کہ وہ زمین کے اندر اسکے اشیاء رنگارنگ میں
اور خود لوگوں کے اندر اللہ کی قدرت کی سیکڑوں نشانیاں ہیں۔ انسان اپنی پیدائش اور
قوی اور اعضا اور صحت و مرض و تبدلات و تغیرات و جذبات باطنیہ میں غور کرے تو خوب آباور کرے کہ وہ اللہ
کی بے انتہا قدرتوں کا خزانہ ہے اسلیئے کہا گیا ہے کہ من عرف نفسہ عرف ربہ جس نے
اپنے آپ کو جان لیا اُس نے خدا کو پہچان لیا۔۴

بے شک نفس انسان میں قدرت خدا کی بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔ انسان کی صحت میں
ذرا خلل پیدا ہو گیا تو اسکی زندگی تلخ ہو جاتی ہے کسی ایک عضو کو صدمہ پہونچ جائے تو
انسان کی ساری شیخی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور پھر موت سر پر ایسی کھڑی ہے کہ زندگی کے
اسباب کے لیے وہ ہر وقت اللہ کا محتاج ہے۔ اِن باریکیوں کو سوچنے والے خدا کی قدرت
کا اعتراف کرتے ہیں۔ اِس آیت سے انسان کو خدا کی قدرت کا ایک بہت بڑا نمونہ قرار دینے
کے عوض اُس میں خدا کے وجود کو بتلانا کس قدر بیجا اور غلط ہے محتاج بیان نہیں۔

دوسری آیت۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ط یہ سورہ بقر میں ہے اور پوری آیت
اسطرح ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْہَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِہَا ط
اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْہَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ ط لَہُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَہُمْ
فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ق فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْہُ اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○ ترجمہ اور اس سے بڑھکر ظالم کون جو اللہ کی

۴ یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ ظاہر کرتے ہیں۔

مسجدون مین خدا کا نام لیے جانے کو منع کرے اور اُن کی بے رونقی کے درپے رہے یہ لوگ خود اس لایق نہین کہ مسجدونمین آنے پائین مگر ڈرتے ڈرتے۔ اِن کے لیے دنیا مین بھی رسوائی ہے اور انکے لیے آخرت مین بھی بڑا بھاری عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچھم تو جہان کہین قبلہ کی طرف مونہ کرلو اُدھر ہی کو اللہ کا سامنا ہے بے شک اللہ بڑی گنجایش والا اور سب کچھہ جانتا ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اِس مقام مین یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے۔ کفار قریش ابتدای اسلام مین پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکے اُن چند اتباع کو جو اسوقت تھے خانہ کعبہ مین اذان دینے اور نماز پڑھنے سے مانع ہوتے تھے۔ ہجرت کے ساتوین برس جب حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرہ کرنیکے لیے مکہ جانا چاہا تو کفار نے آنے نہ دیا۔ اس آیت مین کفار کے ان ہی ظلمون کی طرف اشارہ ہے اور جو پیشین گوئی کی تھی وہ پوری ہی ہو کر رہی کہ آخر کار مکہ فتح ہوا اور خانۂ خدا پر مسلمان قابض ہو گیے۔ کفار جو مسلمانون کو خانہ کعبہ مین نماز پڑھنے یا آنیسے منع کرتے تھے تو اس سے مسلمانون کو بے دلی ہوئی کہ خانہ خدا مین ہم خدا کی عبادت نہ کرسکین اس آیت مین مسلمانون کو تسلی دی کہ اِن کی چند روزہ روک ٹوک سے تم کیون بیدل ہوتے ہو نماز خانہ کعبہ پر موقوف نہین ہے جہان چاہو خدا کی عبادت کرو تمام روے زمین مسلمانون کے لیے مسجد ہے کہین بھی ہو قبلہ کی طرف نماز پڑھ لو خدا قبول کرتا ہے انتہا ملخصاً

اِس تصریح کے بعد اور خود اللہ جل شانہ نے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ کے ساتھہ ہی یہ جو ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ سوا اس معنی کے

کہ مشرق و مغرب سب خدا کے لیے ہے جہان چاہو خدا کی عبادت کرو وہ بڑی گنجایش والا اور اپنے بندون کی عبادت سے واقف ہے اور کوئی معنی بھی ہو سکتے ہین۔

تیسری آیت وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝ یہ سورہ ق مین ہے اور کامل آیت اسطرح ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝ ترجمہ۔ اور بے شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اسکے دلی خیالات تک سے واقف ہین اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہین۔

اس آیت مین یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ انسان کے دلی خیالات سے بھی واقف ہے چونکہ انسان کی شہ رگ اسکے دل سے دور ہے اسلیے ارشاد ہوا ہے کہ ہم اسکی شہ رگ سے بھی نزدیک ہین کیونکہ ہمارا تعلق دل سے ہے۔ اسکے سوا اور کوئی معنی ہو نہین سکتے۔

چوتھی آیت۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ط یہ سورہ حدید مین ہے اور اسکے ماقبل اور مابعد کے ساتھ یہ آیت اسطرح ہے۔ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ط وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ ترجمہ۔ جو چیز زمین مین داخل ہوتی ہے اور جو چیز زمین سے باہر آتی ہو اور جو چیز آسمان سے اترتی اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور تم لوگ کہین بھی ہو وہ تمھارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا ہے۔

اس آیت مین بھی شروع سے آخر تک اللہ جل شانہ کے احاطہ علمی کا ذکر ہے اور آخر مین یہ ارشاد ہوا ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ یعنی جو کچھ تم کیا کرتے ہو اللہ اسکو دیکھ رہا

ہے چنانچہ اسی مضمون کی ایک آیت سورہ مجادلہ مین بھی ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر کیا تم نے اس بات پر نظر نہین کی کہ جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے اللہ سب کے حال سے واقف ہے جب تین آدمی کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو ضرور ان کا چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ کا صلاح و مشورہ ہوتا ہے تو ضرور انکا چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہون یا زیادہ اور کہین بھی ہون وہ ضرور انکے ساتھ ہوتا ہے پھر جیسے جیسے عمل یہہ دنیا مین کرتے رہے ہین قیامت کے دن وہ انکو بتا دیگا کیونکہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

ان آیات مین ایک بہت بڑی بات غور کرنیکے قابل یہ ہے کہ وَفِي اَنْفُسِكُمْ۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ اور وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ۔ مین کس سے خطاب ہے اور انمین جو ضمایر ہین انکے مرجع کا کوئی وجود خارجی ہے یا نہین۔ آخر آیت مین اللہ جل شانہ نے مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر تین کا مشورہ ہو تو اللہ چوتھا ہوتا ہے اور پانچ کا مشورہ ہو تو اللہ چھٹا ہوتا ہے یعنی تین کے مشورہ مین جو شخص چوتھا ہو اور پانچ کے مشورے مین جو شخص چھٹا ہو اسکو اس مشورے کی کیفیت جیسی معلوم ہوگی اسیطرح اللہ کو

معلوم ہوتی ہے اور اسیواسطے آخر مین ارشاد ہوا ہے اِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○
یہی معیت کا ذکر قرآن شریف کے اور مقامات مین بہی مختلف طور پر آیا ہے چنانچہ سورۂ
نحل مین ارشاد ہوا ہے وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ○ اِنَّ اللهَ مَعَ الَّذِينَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر یہ لوگ جو تمہاری مخالفت مین
تدبیرین کیا کرتے ہین اس سے دل تنگ نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہین اور جو لوگون
کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہین اللہ انکا ساتھی ہے۔ سورۂ طٰہ کے ایک مقام
مین جہان حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے خدا کی جناب مین یہ عرض کیا کہ فرعون کی قوت
وشوکت سے انپر زیادتی ہونیکا اندیشہ ہے تو فرمایا لَا تَخَافَا اِنَّنِي مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى ○
یعنی ڈرو مت ہم تمہارے ساتھ ہین اور سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہین۔ سورۂ بقر مین ہے
اِنَّ اللهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ○ یعنی اللہ صبر کرنے والون کا ساتھی ہے اور سورۂ انفال مین
ہے وَاِنَّ اللهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی اللہ ایمان والون کے ساتھ ہے۔ ان آیات سے ظاہر
ہے کہ اللہ کی ذات کے وجود کو جو لوگ انسان مین بتلاتے ہین انکا دعوٰی باطل ہے کیونکہ اگر
یہی بات ہوتی تو اللہ کی معیت کے لیے انبیاء متقی لوگون۔ نیکوکارون مصیبت پر صبر کرنیوالون
اور مومنین کی تخصیص کیون کیجاتی اس تخصیص سے ثابت ہو چکا کہ یہان معیت سے مراد اللہ کی نصرت ہے
جو لوگ اپنے دعوے پر یہ دلیل لاتے ہین کہ انسان کا وجود فانی ہے اور اللہ کا وجود باقی
اسلیے انسان کا وجود حقیقت مین کوئی وجود نہین ہے انکو تو دوزخ و جنت اور پہر دوزخیون کی
نسبت خَالِدِيْنَ فِيْهَا کی وعید اور جنتیون کی نسبت خَالِدِيْنَ فِيْهَا کی بشارت سے بہی

انکار کرنا چاہیے کیونکہ اگر دنیا کی فنا کے ساتھ انسان کا بھی خاتمہ ہے تو پھر یہ تمام باتین بلا معنی ہو جاتی ہین۔

افسوس ہے کہ باوجود خدا کی تاکید کے لوگ محکمات کو چھوڑ کر متشابہات کے پیچھے پڑتے ہین اور اسپر طرہ یہ ہے کہ اپنے کو راسخ فی العلم بتلا کر انکی ایسی تاویل کرتے ہین جو محکمات کے خلاف ہے حالانکہ اللہ جل شانہ نے صاف فرمایا ہے کہ انکی تاویل سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا ہے۔ راسخ فی العلم ہونیکی دلیل خود اللہ نے یہ بتلادی ہے کہ بغیر تاویل کے درپے ہونیکے اسپر ایمان لے آوین ورنہ تاویل معلوم ہونیکے بعد ایمان لانا تو موجب مدح نہین ہے ہم سورہ آل عمران مین اس مضمون کی جو آیت ہے اسکو نقل کرتے ہین۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر وہی ذات پاک ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری جس مین بعض آیتین پکی یعنی صاف وصریح ہین کہ وہی اصل کتاب ہین اور بعض مبہم کہ ان کے معنون مین کئی پہلو نکل سکتے ہین تو جن لوگون کے دل مین کجی ہے وہ قرآن کی انھین مبہم آیتون کے پیچھے پڑے رہتے ہین تاکہ فساد پیدا کرین اور تاکہ انکے اصل مطلب کی ٹوہ لگائین حالانکہ اللہ کے سوا انکا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہین۔ اور جو لوگ علم مین بڑی پایگاہ رکھتے ہین وہ تو اتنا ہی کہہ کر رہ جاتے ہین کہ اسپر ہمارا ایمان ہے

یہ سب کچھہ ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے -
مولانا نذیر احمد صاحب نے یہان یہ فائدہ تحریر فرمایا ہے " قرآن ہے تو آسمانی کتاب مگر لوگون کے سمجھانے کو اُتری ہے اور لوگون کا حال یہ ہے کہ بہت سی باتین ان کی سمجھ سے باہر ہین جیسے حالات بعد مرگ یا مثلاً خدا کی ذات وصفات کا علم تفصیلی یا روح کی ماہیت وغیرہ اور کلموا الناس علی قدر عقولھم کے قاعدہ سے انہین کے محاورے انہین کی عادات کے مطابق اِن سے بات کہنی ہوتی ہے تو بہت سی باتین قران مین ہین اور انکی لم اور تہہ سمجھہ مین نہین آتی - مگر اصل دین ایسا صاف اور واضح ہے کہ احمق سے احمق اور جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کسی مصلحت سے چندروز کے لیے دنیا مین بھیجا گیا ہے اس مین ایک طرح کی روح ہے جو ابدالآباد باقی رہیگی جسمانی تعلقات کی وجہ سے انسان کو بہت سی حاجتین پیش آتی ہین جس سے لوگون مین کشمکش واقع ہوتی ہے اور اس کشمکش کا ضروری نتیجہ ہے فساد - یہ ہے گناہ کی اصل - گناہون کا اثر روح پر پڑتا ہے جس سے روح کی وہ ہستی جو بعد مرگ ہونیوالی ہے بنتی اور بگڑتی ہے - انسان کو عقل دیگئی ہے جو اسکو بتاتی ہے کہ دنیا مین اُسے کس طرح پر رہنا چاہیے اور نور عقل کو زیادہ روشن کرنیکے لیے خدا نے وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجے اور کتابین نازل فرمائی ہین - دیندار ہونیکے لیے کچھہ ایسی بڑی عقل اور بڑے معلومات درکار نہین - انسان کا اپنی حالت مین غور کرنا اور دنیا کی زندگی کو چندروزہ اور اپنے تئین عاجز و بے حقیقت سمجھنا بس کرتا ہے یہی وہ باتین ہین جنکو محکمات فرمایا کوئی فرد بشر انکے سمجھنے سے معذور نہین - اس آیت مین بہت اچھی طرح سمجھا دیا گیا

ہے کہ مشتبہ اور مبہم باتوں کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونیکی نشانی ہے ''

بعض حضرات تو خود پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا بتلاتے ہیں اور یہ شعر انکے ورد زبان ہے۔

فی الجملہ ہمین بود کہ می آمد و می رفت	ہر قرن کہ دیدی
در عاقبت آن شکل عرب وار برآمد	دارا ہی جہان شد

بھائیو ذرا انصاف فرمائیے کہ عیسائیوں نے کیا خطا کی تھی جو انکی نسبت اللہ جل شانہ نے سورۂ مائدہ میں فرمایا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ ترجمہ۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح وہی خدا ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ کافر ہوگئے۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ اگر اللہ مریم کے بیٹے مسیح کو اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو ایسا کون ہے جسکا خدا کے آگے کچھ بھی زور چلتا ہو اور آسمان و زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ کے ترجمہ کے ساتھ مولانا نذیر احمد صاحب نے لکھا ہے کہ ازان جملہ باپ کے بدون عیسیٰ کے پیدا کرنے پر بھی۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس قسم کا دعویٰ کرنے والے بھی قرآن سے دلیل پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ یعنی اے

پیغمبر تم نے مٹھی خاک نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ یہ آیت سورہ انفال میں ہے جس میں جنگ بدر کے قصے کی طرف اشارہ ہے۔ کامل آیت اس طرح ہے۔ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ترجمہ مسلمانو تم نے کافروں کو قتل نہیں کیا بلکہ انکو اللہ نے قتل کیا اور اے پیغمبر جب تم نے مٹھی خاک پھینکی تو تم نے نہیں پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تاکہ مسلمانوں کو اپنی سرکار سے اچھا انعام یعنی فتح عنایت فرمائے۔ بیشک اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

تفسیر حقانی میں لکھا ہے کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہوا کہ جنگ بدر کے بعد بعض کہتے تھے کہ میں نے یوں کیا کوئی کہتا تھا کہ میں نے بہادری کی اسپر یہ ارشاد ہوا کہ سب کچھ اللہ کے فضل سے ہوا بلکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو بوقت مقابلہ ریتی اور کنکروں کی مٹھی پھینکی تھی جس سے کفار کی آنکھیں بند ہو گئیں اور جسکی وجہ سے مسلمان غالب ہوئے یہ بھی ہمارے ہی ید قدرت کا کام تھا۔ اس جملہ سے ہمیشہ کے لیے عجب اور انانیت کا خاتمہ کر دیا گیا۔

ذرا سا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اگر اس آیت سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہیں تو جنگ بدر میں جتنے مسلمان تھے ان کو بھی خدا کہنا لازم آتا ہے کیونکہ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ کے پہلے اللہ جل شانہ مسلمانوں سے خطاب کر کے فرماتا ہے فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ یعنی اے مسلمانو تم نے کفار کو نہیں قتل کیا بلکہ اللہ نے انکو قتل کیا کوئی مسلمان الا ان لوگوں کے جو خود انسان

مین خدا کی ذات کے وجود کو بتلاتے ہین اس بات کو تجویز نہین کریگا۔ ان لوگون کے اعتقاد
کی روسے تو مسلمانون نے جنکو قتل کیا وہ بھی خدا تھے پھر یہ لڑائی کس کے درمیان ہوئی اور
کس نے کسکو قتل کیا سمجھہ مین نہین آتا اعوذ باللہ من شرور انفسنا۔
مین اس رسالہ کے پہلے حصہ کو سورۂ نحل کی چند آیات پر ختم کرتا ہون تاکہ مسلمان بھائیون
کو معلوم ہوجائے کہ توحید کے متعلق انکے عقاید کتاب الٰہی کے موافق ہین یا نہین۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۤءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

ترجمہ۔ بھلا آسمان وزمین کو کس نے
پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لیے پانی کس نے برسایا۔ ہم ہی نے برسایا۔ پھر پانی کے
ذریعہ سے ہم نے خوشنما باغ اگائے تمہارے بس کی تو بات نہ تھی کہ تم ان کے درختون کو
اگا سکو۔ کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے نہین۔ مگر یہی بے سمجھہ لوگ ہین کہ ناحق

کجروی کرتے ہین - بہلا کس نے زمین کو آدمیون اور جانورون کے ٹہرنے کی جگہہ بنایا اور اسکے بیچ بیچ مین ندی نالے بنائے اور اسکے ایک وضع خاص پر رکہنے کے لیے اٹل پہاڑ بنائے اور میٹہے اور کہاری دو سمندرون مین حد فاصل رکہی کہ ایک دوسرے سے نہ ملنے پائین کیا اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - نہین - مگر ان مین اکثہ لوگ اتنی بڑی بات بہی نہین جانتے - بہلا کون ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہو کر اس سے فریاد کرے اور وہ اس بے قرار کی فریاد کو پہونچے اور اسکی مصیبت کو ٹال دے اور کون ہے جو زمین مین تمکو اپنا نایب بناتا ہے کہ تم اسمین مالکانہ تصرف کرتے ہو - کیا اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - نہین - مگر تم لوگ غور اور فکر کو بہت ہی کم کام مین لاتے ہو - بہلا کون ہے جو تمکو خشکی اور تری کی تاریکیون مین راہ دکہاتا ہے اور کون ہے جو اپنی رحمت یعنی مینہ کے آگے آگے ہواؤن کو بارش کی خوشخبری دینے کے لیے بہیجتا ہے - کیا اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - جیسے جیسے یہ لوگ شرک کرتے ہین اللہ کی شان اس سے بالاتر ہے - بہلا کون ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پہر اسیطرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے اور کون ہے جو تمکو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے - کیا اللہ کے ساتہہ کوئی اور معبود بہی ہے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر دعوے شرک مین سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو -
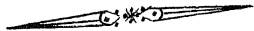
قسم دوم یعنی وہ آیتین جنمین پیالوک کے انبیا علیہم السلام کی تعلیم کا ذکر ہے

حضرت نوح علیہ السلام کی تعلیم کا ذکر سورہ ہود مین اسطرح ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ○ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ○ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ○ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ○ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ○ **ترجمہ** - اور ہم ہی نے نوح کو انکی قوم کی طرف بھیجا اور انہون نے اپنی قوم کے لوگون سے کہا کہ مین تم کو عذاب خدا کا صاف صاف ڈر سنانے

آیا ہون اور تم کو سمجہاتا ہون کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کیا کرو ایسا کروگے تو مجھکو
تمہاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا بڑا ہی خوف ہے - اس پر انکی قوم کے سردار
جو ان کو نہین مانتے تہے لگے کہنے کہ ہم کو تو تم ہمارے ہی جیسے بشر دکہائی دیتے ہو اور ہمارے
نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیرو ہو گیے ہین جو ہم مین رذالے ہین اور پیرو بہی ہوئے
ہین تو سرسری نظر سے اور ہم تو تم لوگون مین اپنے سے کوئی برتری پاتے نہین بلکہ ہم
تم کو جہوٹا سمجہتے ہین - نوح نے کہا بہائیو بہلا دیکہو تو سہی اگر مین اپنے پروردگار کے کہلے
رستے پر ہون اور اسنے مجھکو اپنی سرکار سے نعمت پیغمبری عطا فرمائی ہے پہر وہ رستہ تم کو
دکہائی نہین دیتا تو کیا ہم اسکو زبردستی تمہارے گلے مڑہ رہے ہین اور تم ہو کہ اسکو ناپسند
کیے چلے جاتے ہو - اور بہائیو مین اس سمجہانیکے صلے مین تم سے طالب زر نہین ہون میری
مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور نہ مین ان لوگون کو جو ایمان لا چکے ہین اپنے پاس سے
نکال دے سکتا ہون کیونکہ انکو بہی اپنے پروردگار کے ہان جانا ہے ایسا نہو خدا سے
فریاد کرین - مگر مین دیکہتا ہون کہ تم لوگ ناحق کی جہالت کرتے ہو - اور بہائیو اگر مین ان
غریب ایمان والون کو نکال بہی دون تو خدا کے مقابلے مین کون میری مدد کو کہڑا ہو جائیگا
کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجہتے - اور مین تم سے دعوی نہین کرتا کہ میرے پاس خدائی خزانے
ہین اور نہ مین یہ دعوی کرتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین اپنی نسبت کہتا ہون کہ مین
فرشتہ ہون اور جو لوگ تمہاری نظرون مین حقیر ہین مین انکی نسبت یہ بہی نہین کہہ سکتا کہ خدا
ان پر اپنا فضل کرے ہی گا نہین اسکے دل کی بات کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - اگر مین

بڑھ بڑھ کر ایسی باتین کرون تو اس صورت مین ظالمون مین کا ایک ظالم مین - وہ بولے نوح

تو ہم سے جھگڑا اور بہت جھگڑ چکا تو اگر تو سچا ہے تو جس عذاب سے ہم کو ڈراتا ہے اسکو ہم پر

لا چک - نوح نے کہا کہ خدا کو منظور ہوگا تو وہی عذاب کو بھی تم پر لا نازل کریگا اور پھر تم اسکو

ہرا بھی نہ سکوگے -

ان آیات مین حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ اور انکی قوم کے لوگون کی

سرکشی کا بیان ہے حضرت نوح نے ان لوگون کو چھوٹتے ہی فرمایا کہ اللہ کی عبادت مین

کسی کو شریک نہ کرو - اسکے جواب مین انکی قوم نے کہا کہ تم ہم جیسے آدمی ہو جو لوگ تمہارے

پیرو ہوگیے ہین وہ قوم کے عزتدار آدمی نہین ہین اسلیے بے سمجھے بوجھے تمہارے

پیچھے ہو لیے ہین ایسی حالت مین تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہین - حضرت نوح نے فرمایا کہ اللہ

اپنے فضل سے اگر مجھکو سیدھی راہ بتلاے اور تم اس سے بے خبر ہو تو میرا کام تمکو خبردار

کردینا ہے اور بس مجبور کرنا تو میرے اختیار مین نہین ہے - میرے راہ حق پر ہونیکی دلیل

یہی ہے کہ مین تم سے مال طلب نہین کرتا ہون اور نہ مین تم کو کسی غرض سے راضی رکھنے کے

لیے ان غریب لوگون کو جو مجھ پر ایمان لے آئے ہین اپنے نزدیک سے ہانک دیسکتا ہون

کیونکہ مجھکو اللہ کا خوف ہے اور یہ یقین ہے کہ اسکے مقابلہ مین تم میری مدد نہ کر سکوگے -

اسقدر تفہیم کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ مجھکو جھوٹا جو خیال کرتے ہو، کی

کیا وجہ ہے مین نے یہ دعوی نہین کیا کہ میرے پاس خدائی خزانے ہین اور نہ یہ کہا کہ مجھکو

غیب کی باتون کا علم ہے یا مین فرشتہ ہون - مین تو انسان ہی ہون اور میرا حال یہ ہے کہ

جن لوگون کو تم حقیر سمجھتے ہو انکی نسبت بھی مین یہ نہین کہتا کہ اللہ انکو اپنے فضل سے محروم رکھیگا کیونکہ اسدلون کو دیکھتا ہے اور مین انکے دل کی حالت سے واقف نہین ہون تمہارے ساتھہ مین بھی اگر ناحق کی جہالت کرکے ان لوگون کو حقیر سمجھنے لگون تو میرا شمار بھی بے انصافون مین ہوگا حضرت نوح کی اس بحث سے قوم کے متکبر لوگ آخر عاجز ہو گئے اور یہ کہا کہ تم بہت کچھ جھگڑ چکے ہمارے پاس کوئی جواب نہین الا اسکے کہ جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے وہی لاو تاکہ تمہاری سچائی ظاہر ہو جائے۔ اسپر حضرت نوح نے فرمایا کہ یہ کام بھی میرے اختیار مین نہین ہے اگر اللہ کو یہی منظور ہے تو عذاب آکر رہیگا اور اسوقت تم جس طرح مجھکو عاجز کردیا ہے اللہ کو عاجز نہ کرسکو گے۔

اس قصہ سے آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کی اس جماعت کے دل مضبوط اور حوصلے بلند ہونے چاہئین جنکی نسبت لوگ بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی وجہ سے اقسام کی سخت کلامی کرتے ہین۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ نرے کٹ ملا ہین انکو دنیا کے مصالح سے کیا خبر اور کوئی کہتا ہے کہ یہ رذیل لوگ ہین اپنی عزت جتلانے کے لیے انہون نے وعظ ونصیحت کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ ان جگر خراش باتون پر صبر ضرور ہے۔ آدمی اپنے فرض منصبی کو ادا کرتا رہے اور اسکے صلہ کا امیدوار عباد اللہ سے نہین بلکہ اسد سے رہے۔

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت الی الحق کا ذکر سورۂ ہود مین اسطرح آیا ہے وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا

تعقلون ○ ويقوم استغفروا ربكم ثم توبوا اليه يرسل السماء عليكم مدرارا و
يزدكم قوة الى قوتكم ولا تتولوا مجرمين ○ قالوا يهود ما جئتنا ببينة
وما نحن بتاركي الهتنا عن قولك وما نحن لك بمؤمنين ○ ان
نقول الا اعترىك بعض الهتنا بسوء قال اني اشهد الله واشهدوا
اني بريء مما تشركون ○ من دونه فكيدوني جميعا ثم لا تنظرون ○
اني توكلت على الله ربي وربكم ما من دابة الا هو اخذ بناصيتها
ان ربي على صراط مستقيم ○ فان تولوا فقد ابلغتكم ما ارسلت
به اليكم ويستخلف ربي قوما غيركم ولا تضرونه شيئا ان ربي على كل
شيء حفيظ ○ **ترجمہ** - اور عاد کی طرف ہم نے انہین کے ہم قوم بہائی ہود کو پیغمبر
بناکر بہیجا انہون نے اپنی قوم کے لوگون کو سمجہایا کہ بہائیو خداہی کی عبادت کرو اس کے سوا
تمہارا کوئی معبود نہین اور خدا کے ساتہہ جو شریک کرتے ہو یہ تم نری بہتان بندیان کرتے ہو
بہائیو اس سمجہانیکے عوض مین تم سے کوئی مزدوری تو مانگتا نہین میری مزدوری تو اسی کے
ذمہ ہے جس نے مجہکو پیدا کیا - تو کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجہتے - اور اے بہائیو اپنے
پروردگار سے اپنے قصورون کی معافی مانگو پہر آگے کو اس کی جناب مین توبہ کرو کہ وہ تم پر
اسکے صلے مین خوب برستے ہوئے بادل بہیجیگا اور تمہارے بل بوتے مین برکت دیکر
اسکو اور بڑہادیگا اور سرکشی کرکے اس سے انحراف نہ کرو - وہ لگے کہنے کہ ہود تو ہمارے
پاس کوئی دلیل تو لیکر آیا نہین اور تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو چہوڑنیوالے

نہین اور نہ ہم تم پر ایمان لانیوالے ہین۔ ہم تو بس یہی کہتے ہین کہ تجہپر ہمارے معبودون مین سے کسی کی مار پڑ گئی ہے کہ تم ایسی بہکی بہکی باتین کرتے ہو۔ ہود نے جواب دیا کہ مین خدا کو گواہ کرتا ہون اور تم بہی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم دوسرے شریک بناتے ہو مین تو انسے بالکل بیزار ہون تو تم سب ملکر میرے ساتہہ اپنی بدی کر چلو اور مجہکو مہلت نہ دو مین تو اللہ ہی پر بہروسہ رکہتا ہون کہ وہ میرا بہی پروردگار ہے اور تمہارا بہی پروردگار ہے۔ جتنے جاندار ہین سب ہی کی تو چوٹی اسکے ہاتہہ مین ہے۔ بے شک میرا پروردگار عدل و انصاف کے سیدہے رستے پر ہے۔ اسپر بہی اگر تم لوگ اس سے پہرے رہو تو جو حکم دے کر مین تمہاری طرف بہیجا گیا ہون وہ تو مین تم کو پہونچا چکا اور میرا پروردگار تمہارے سوا دوسرے لوگون کو تمہاری جگہہ لا کہڑا کرے گا اور تم اسکا کچہہ بہی نہ بگاڑ سکو گے بے شک میرا پروردگار ہر چیز کا نگران حال ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے بہی اپنی قوم کو شرک اور بت پرستی مین مبتلا پاکر ان کو اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہا اور اسکے فواید دنیوی یہ بتلائے کہ اللہ جل شانہ اُن پر اپنی رحمت یعنی بارش بہیجے گا اور انکی کہیتی باڑی مین برکت دیگا جو کام انکے معبودون کے اختیار سے خارج تہا۔ اسکا جواب ہود علیہ السلام کو یہی ملا جو آج بہی بعض مشرکین موحد مسلمانون کو دیا کرتے ہین کہ تم دیوانے ہو گیے ہو تمپر ہمارے معبودون کی پہٹکار پڑ گئی ہے ہم تو تمہاری ایسی باتون کو سنکر اپنے معبودون کو چہوڑنے والے نہین۔ حضرت ہود نے فرمایا کہ مین تو علانیہ کہتا ہون کہ تمہارے معبودون سے مجہکو نفرت ہے بہلا تم اور تمہارے معبود

سب ملکر میری بدی کے درپے ہو جاؤ اور مجھکو اس بدی سے بچنے کا سامان کرنیکے لیے
بھی کوئی مہلت نہ دو پھر دیکھہ لو کہ تم مجھکو کسی قسم کا نقصان پہونچا سکتے ہو یا نہین - اگر نہ پہونچا سکو
تو تم کو یقین کر لینا چاہیے کہ میرا اور تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے جسپر مجھکو بھروسہ ہے اور تم سب
اسی کے قبضہ مین ہین میرا بس یہی غرض ہے کہ تمکو یہ یقین حاصل ہو جاے اور تم سب اللہ
کے سیدھے رستے پر ہو جاؤ - اسپر بھی اگر نہ مانو گے تو مین ذمہ دار نہین ہون میرا کام صرف
حکم کا پہونچا دینا ہے - اگر تم اپنی پلہ جاہلیون پر اصرار کروگے تو اللہ تم کو قبل از وقت نیست و نابود
کر کے تمہاری جگہہ دوسری قوم کو قایم کرے گا اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جو اس سے
پہلے قوم نوح کو پیش آچکی ہے اور وہ لوگ اسکو دفع نہین کر سکے اور نہ خدا کا کچھہ بگاڑ سکے -
آخر قوم عاد نے حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصیحت کو نہ مانا اور انھون نے اپنے
پیغمبر سے جو کچھہ کج بحثی کی اور اسکا نتیجہ کیا ہوا اسکا ذکر سورۂ اعراف مین اسطرح ہے - قَالُوٓا
اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ
فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا
اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا
دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ **ترجمہ** - ان لوگون نے ہود سے
پوچھا کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے پیغمبر بنکر آئے ہو کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت
کرنے لگین اور جن معبودون کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہین ان سبکو چھوڑ بیٹھین پس اگر

سچے ہو تو جس عذاب کا ہم کو ڈراوا دکھاتے ہو ہم پر لا نازل کرو۔ ہود نے جواب دیا کہ بس جان رکھو کہ کوئی دم میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہوا کا ہوا کیا تم مجھسے ان بادِ ہوائی ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جنکے مصداق تو کچھ نہیں اور تم نے اور تمہارے بڑوں نے نام ہی نام گھڑ رکھے ہیں اور اللہ نے انکی کوئی سند نہیں اُتاری۔ بھلا تو تم عذاب کا انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔ آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو اسکے ساتھ تھے بچا لیا اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے انکی جڑ کاٹ کر پھینک دی اور وہ ایمان لانیوالے تھے بھی نہیں۔

تفسیر حقانی میں لکھا ہے کہ ایک سیاہ ابر نمودار ہوا اور لوگوں نے خیال کیا کہ اس سے پانی برسے گا لیکن حقیقت میں وہ آندھی تھی نزدیک آئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی چیزیں چیلوں کی طرح آسمان میں اُڑ رہی ہیں۔ یہ دیکھکر اپنے مکانوں اور امن کی جگہوں کی طرف دوڑے مگر قہر الٰہی سے کوئی کہاں بچ سکتا ہے چھپر اور مکان بھی اُڑنے لگے دیواریں گر پڑیں اور اسطرح قوم عاد کا خاتمہ ہوا۔ حضرت ہود علیہ السلام اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے تھے ایک جگہ میں محفوظ رہے انتہا ملخصاً۔

حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت الی اللہ اور انکی قوم یعنی ثمود کی زیادتی کا ذکر سورۂ ہود میں اسطرح آیا ہے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا م قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ھُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَکُمْ فِیْھَا فَاسْتَغْفِرُوْہُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ط اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ○ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ اَتَنْھٰنَآ

اَنۡ نَّعۡبُدَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا لَفِیۡ شَکٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَیۡہِ مُرِیۡبٍ ○ قَالَ یٰقَوۡمِ
اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ کُنۡتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ اٰتٰىنِیۡ مِنۡہُ رَحۡمَۃً فَمَنۡ یَّنۡصُرُنِیۡ مِنَ اللّٰہِ
اِنۡ عَصَیۡتُہٗ فَمَا تَزِیۡدُوۡنَنِیۡ غَیۡرَ تَخۡسِیۡرٍ ○ **ترجمہ**۔ اور ثمود کی طرف ہم نے انکے
ہم قوم بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہون نے اپنی قوم کے لوگون سے کہا کہ بھائیو خدا
ہی کی عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہین اسی نے تم کو زمین کی مٹی سے بنا کھڑا کیا اور
تم کو اس مین بسایا تو اسی سے گناہون کی معافی مانگو اور آئندہ اسی کی جناب مین توبہ کرو
بے شک میرا پروردگار ہر ایک کے پاس ہے سبکی سنتا اور دعا قبول کرتا ہے۔ وہ لگے
کہنے صالح اس سے پہلے تو ہم لوگون مین تم سے بڑی بڑی امیدین کی جاتی تھین کہ تم
ہر طرح ہمارا ساتھ دوگے سو کیا تم ہم کو ان معبودون کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کو
ہمارے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہین اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم
تو اسکی نسبت بڑے شک مین پڑے ہین جس نے ہم کو سخت حیرت مین ڈال رکھا ہے۔
صالح نے جواب دیا کہ بھائیو بھلا دیکھو تو سہی اگر مین اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہون
اور اسنے مجھپر بنا پر کرم کیا ہے پھر اگر مین اسی کی نافرمانی کرنے لگون تو ایسا کون ہے جو خدا
کے مقابلے مین میری مدد کو کھڑا ہو تو ایسی صلاح بد سے الٹا میرا اور نقصان ہی کر رہے ہو
ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم یعنی ثمود کو خدای
واحد کی عبادت کرنیکے لیے کہا اور اسی ایک ذات کے مستحق عبادت ہونے پر یہ دلیل
پیش کی کہ وہ تم کو عدم سے عرصۂ وجود مین لایا اور پھر تمہاری زندگی کے سامان فراہم کیے

پس جہالت کی وجہ سے اوروں کو تم نے معبود ٹھہرا رکھا ہے اُس سے باز آؤ اور اپنے گناہوں کی معافی خدا سے مانگو تو وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ اسکے جواب مین حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ تمکو تو ہم ہونہار سمجھتے تھے٭ اور تم سے ہمکو بہت کچھ امیدین تھین یہ کیا ہوا کہ تم ہم کو اپنے باپ دادا ؤن کے دین سے چھڑا کر ایک نیا دین تعلیم کرنا چاہتے ہو جسکی صحت کی نسبت ہمکو بڑا ہی شک ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جب اپنے فضل و کرم سے مجھکو سیدھی راہ بتلائی ہے تو مجھکو اسکا فرمانبردار ہونا چاہیے۔ تمہارا ساتھہ دینے مین تو اسکی نافرمانی ہوتی ہے جس سے مین مستحق عذاب ٹھہرونگا اور تم لوگ اُس حالت مین میری تائید نہ کر سکوگے پس تمہاری یہ راے کہ مجھکو تمہارا موافق ہونا چاہیے میرے سراسر نقصان کا باعث ہوگی۔

سورۂ اعراف مین حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی سرکشی اور اسکے نتیجہ کا ذکر اسطرح ہے

وَقَالُوا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ○ **ترجمہ** اور کہا

٭ اِس جملہ سے ثابت ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو چونکہ خدا پیغمبری کے مرتبہ سے ممتاز فرمانا چاہتا تھا اُنکے اخلاق بچپن ہی سے ایسے عمدہ تھے کہ اُنکی قوم کے لوگ اُنکو ہونہار سمجھتے تھے اور اُنکی نہایت عزت کرتے تھے مگر افسوس ہے کہ جہان اُنہون نے قدیم رسم کو باطل ہونیکی وجہ سے مٹانا چاہا لوگ اُنکے دشمن ہوگیے اور برا بھلا کہنے لگے۔ یہی واقعہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی پیش آیا۔

کہ اے صالح جس عذاب کا تم ہم کو ڈراوا دکہاتے تہے اگر واقع مین تم پیغمبر ہو تو اسکو ہم پر لا نازل کرو۔ پس ان کو زلزلہ نے آلیا اور اپنے گہرون مین جیسے بیٹہے تہے ویسے ہی بیٹہے کے بیٹہے رہ گیے۔ جب ثمود پر عذاب نازل ہو چکا تو صالح اسکے پاس سے ٹل گیے اور چلتے وقت انسے مخاطب* ہوکر کہا کہ بہائیو مین نے تو اپنے پروردگار کے احکام تمکو پہونچا دیے اور تمہاری خیرخواہی بہی کی مگر تمپر کچہہ ایسی شامت سوار تہی کہ تم خیرخواہون کو بہی اپنا دوست نہین سمجہتے تہے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سورۂ مریم مین اسطرح ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ○ يٰاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ○ ترجمہ۔ اور اے پیغمبر قرآن مین ابراہیم کا تذکرہ بہی لوگون سے بیان کرو کہ وہ بہی بڑے ہی سچے بندے اور نبی تہے کہ جب انہون نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان آپ ان بتون کی پرستش کیون کرتے ہو جو نہ کچہہ سنتے اور نہ کچہہ دیکہتے اور نہ آپکے کچہہ کام آسکتے ہین۔ ابا جان مجہکو خدا کی طرف سے ایسی معلومات حاصل ہوئی ہے جو آپ کو حاصل نہین ہوئی تو آپ میرے پیچہے ہو لیجیے مین آپکو دین کا سیدہا رستہ دکہا دونگا۔

اسپر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور انکی قوم نے جو جہگڑا کیا اور حضرت ابراہیم نے انکو جو جواب دیا اسکا ذکر سورۂ انعام مین اسطرح آیا ہے۔ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ

* یہ کلام حسرت اور تاسف کے ساتہہ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی معذب قوم کی لاشون سے کیا تہا۔

أَتُحَاجُّونِّي فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ أَخَافُ مَآ أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۗ فَأَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۚ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ إِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ **ترجمہ** اور

انکی قوم کے لوگ لگے ان سے اس بات پر جھگڑنے تو ابراہیم نے کہا کیا تم مجھسے خدا کے بارے مین جھگڑتے ہو حالانکہ وہ تو مجھکو اپنا سیدھا رستہ دکھا چکا ہے اور جن بتون کو تم اسکا شریک مانتے ہو مین تو انسے کچھہ ڈرتا ورتا نہین کہ مجھکو کچھہ نقصان پہونچا دینگے مگر ہان جو میرا پروردگار ہی مجھکو کچھہ نقصان پہونچانا چاہے تو اُسکی مرضی میرا پروردگار تو علم کی رو سے سب چیزون پر حاوی ہے کیا تم اس بات کا خیال نہین کرتے۔ اور جن چیزون کو تم شریک خدای بناتے ہو مین ان سے کیونکر ڈرنے لگا جبکہ تم اس بات سے مطلق نہین ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھہ ایسی چیزون کو شریک بنایا جسکی کوئی دلیل خدا نے تمہارے لیے نہین اتاری تو ہم دونون فریق مین سے کون سا فریق امن واطمینان سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو تو تم آپ ہی سمجھہ لو۔ جو لوگ خدا پر ایمان لائے اور انہون نے اپنے ایمان مین بے انصافی شرک کی آمیزش نہین کی یہی لوگ ہین جو امن واطمینان خاطر کے مستحق ہین اور یہی لوگ راہ راست پر بھی ہین۔ اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے قایل معقول کرنیکو بتائی۔

ہم جسکو چاہتے ہین اُسکے مرتبے بلند کردیتے ہین - اے پیغمبر بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور سب کچھہ جانتا ہے۔

اِن آیات مین اُس دلیل کا ذکر ہے جسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بتلانے سے اپنے مخالفون کے مقابلہ مین خدا کی توحید کی نسبت پیش کیا تہا - آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھسے اللہ کے بارے مین جھگڑتے ہو جس نے مجھکو سیدہی راہ بتائی ہے - باوجود اسکے کہ تم لوگ ہر بات مین اللہ ہی کے محتاج ہو تم نے بلا دلیل غیرون کو اسکا شریک ٹھہرایا اور اس بے انصافی کی حرکت پر تم کو اللہ کا خوف بہی نہین ہے تو مین تمہارے معبودون سے کیون ڈرنے لگون جبکہ انسے مجھکو نہ تو کسی قسم کی حاجت ہے اور نہ کوئی نقصان پہونچنے کا اندیشہ اس لیے کہ تمہارے معبودون کو اپنی عبادت کرنیوالون کا سرے سے علم ہی نہین ہے اور میرے پروردگار کو سبکا علم ہے اور اُسکو نفع و نقصان پہونچانیکی قدرت حاصل ہے - اس سے تم خود سمجھہ سکتے ہو کہ ہم دونون مین کسکو امن و اطمینان خاطر ہو سکتا ہے - امن تو انہین کو ہو سکتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے ہون اور پہر کسیکو اسکا شریک نہ ٹھہرایا ہو - جو شخص اللہ کو بہی مانے اور اسکے ساتھہ اورون کو بہی شریک سمجھے حقیقت مین اُسکو اللہ کے عذاب کا خوف ہونا چاہیے -

حضرت یوسف علیہ السلام جنکی نسبت بعض مسلمانون کا یہ اعتقاد ہے۔

چو آن بیچون درین چون کردہ آرام	پی روپوشش کردہ یوسفش نام

خاص انہین کی تعلیم کا ذکر خدا تعالی نے سورۂ یوسف مین اسطرح فرمایا ہے - اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ

اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ○ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

ترجمہ - مین شروع سے ان لوگون کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہون جو خدا پر ایمان نہین رکھتے اور آخرت سے بھی منکر ہین - اور مین اپنے باپ دادا ؤن یعنی ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے دین پر چلتا رہا ہون ہمکو شایان نہین کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائین یہ عقیدہ خدا کا ایک فضل ہے جو اسنے ہم پر اور لوگون پر کیا ہے مگر اکثر آدمی اسکی اس نعمت کا شکر نہین کرتے - اے یاران محبس بھلا دیکھو توسہی کہ جدا جدا معبود اچھے یا خدای یگانہ وزبردست تم لوگ خدا کے سوا نرے نامون ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤن نے اپنے دل سے گھڑ لیے ہین - خدا نے تو انکے معبود ہونے کی کوئی سند اتاری نہین - تمام جہان مین حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے اور اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی پرستش کرو - یہی دین کا سیدھا رستہ ہے مگر افسوس اکثر لوگ نہین جانتے -

ان آیات سے ظاہر ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اللہ ہی پر ایمان لانے اور اُسکی عبادت کرنیکا حکم فرمایا اور کہا کہ میرے آبا واجداد بھی پیغمبر ہین جن پر اللہ نے فضل کیا اور اِنکے ذریعہ سے لوگون کو توحید کی تعلیم فرمائی لیکن افسوس ہے کہ اکثر آدمی اس نعمت کی قدر

نہین کرتے ہین۔ عقیدۂ توحید کے نعمت ہونے پر حضرت یوسف نے یہ دلیل پیش فرمائی کہ کسی غلام کے لیے ایک مالک کا ہونا اچھا ہے یا کئی مالکون کا اور جب خدائے واحد ہی سب کا مالک زبردست ہے تو انسانون کو چاہیے کہ اُسکی بندگی کرین۔ اس کے بعد حضرت یوسف نے جن معبودون کی پرستش کی جاتی تہی اُن کا بے حقیقت محض ہونا بیان فرمایا اور کہا کہ تم اور تمہارے باپ داداؤن نے اِنکو معبود خیال کر رکہا ہے حالانکہ یہ معبود نہین ہین کیونکہ خدا تعالی نے جو معبود برحق ہے اِنکے معبود ہونیکی کوئی سند نہین اُتاری ہے۔ تمام جہان مین جب اُسی ایک کی حکومت ہے اور اُسنے جب کہ یہ حکم دیدیا ہے کہ اسی کی پرستش کی جاوے تو پہر اسکے سوا دوسرا دین اختیار کرنا محض نادانی ہے۔

یہی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے ملاقات ہونے اور بہائیون سے صفائی ہونیکے بعد جو دعا اللہ کی جناب مین کی تہی وہ بہی سورۂ یوسف سے اس مقام مین نقل کی جاتی ہے تاکہ ناظرین سمجہہ لین کہ حضرت یوسف اللہ جل شانہ کے ایک مخلص بندے تہے یا خود خدا جیسا کہ اوپر کے شعر سے مفہوم ہوتا ہے۔ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ **ترجمہ**۔ اے میرے پروردگار تونے اپنی مہربانی سے مجہکو حکومت سے بہی حصہ دیا اور بقدر مناسب مجہکو خواب کی باتون کی تعبیر دینی بہی سکہائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے دنیا و آخرت دونون مین تو ہی میرا کارساز ہے۔ تو مجہکو اپنی فرمانبرداری کی حالت مین دنیا سے

اُٹھالے اور مجھکو اپنے نیک بندون مین لیجا کر داخل کر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہی جب اللہ کے حکم سے فرعون اور اسکی قوم کو راہ حق کی طرف بلایا تو فرعون نے اپنی حکومت کے غرّے پر جو کچھ زیادتی کی اور حضرت موسیٰ نے اسکا جو جواب دیا اسکا ذکر سورہ مومن کی ان آیات مین ہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ ترجمہ۔ اور فرعون نے اپنے درباریون سے کہا کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو اپنی مدد کے لیے بلائے۔ مجھکو اندیشہ ہے کہین ایسا نہو کہ تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے یا ملک مین فساد نکال کھڑا کرے۔ اور موسیٰ نے کہا کہ مین تو اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار یعنی خدائے واحد کی پناہ لے چکا ہون اور وہ مجھکو ہر ایک مغرور کی شر سے محفوظ رکھیگا جو روز حساب یعنی قیامت کو نہین مانتا۔ اور فرعون کے لوگون مین سے ایک مرد ایماندار تہا اور اپنے ایمان کو چھپاتا تہا وہ یہ ماجرا سنکر بولا کہ کیا تم صرف اتنی بات پر ایک شخص کے قتل کے درپے ہو کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لیکر

بھی آیا ہی اور اگر بالفرض یہ شخص جھوٹا بھی ہو تو اسکے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور سچا ہوا تو جس جس عذاب کا تم سے وعدہ کرتا ہے ان مین سے کوئی نہ کوئی تو تم پر ضرور آنازل ہوگا۔ بے شک جو شخص حد سے بڑھا ہوا اور جھوٹا ہو خدا اُسکو نیک ہدایت نہین دیا کرتا ہے ان آیات سے ظاہر ہے کہ فرعون حضرت موسی کا سخت دشمن ہو گیا تھا کیونکہ انھون نے اسکے دعوی خدائی کو باطل کرنا چاہا۔ اسپر اسنے اپنے لوگون سے مشورہ کی کہ کسیطرح حضرت موسی کو مار ڈالے۔ یہ خبر حضرت موسی کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ مجھکو فرعون سے کسی قسم کی مضرت نہین پہونچ سکتی ہے کیونکہ مین اللہ کی طرف سے مامور ہون وہی مجھکو جمیع سرکشون سے جو از راہ تکبر قیامت پر ایمان نہین رکھتے ہین اپنی پناہ مین لیگا حضرت موسی علیہ السلام کے معجزون کو دیکھہ کر بعض لوگ فرعون کے خوف سے چھپے چھپے ایمان لا چکے تھے۔ انمین کا ایک شخص حضرت موسی کے قتل کی تدبیرون کو معلوم کر کے کہنے لگا کہ تم لوگ یہ کیسی زیادتی کرتے ہو۔ موسی کی صرف اس خطا پر کہ وہ اللہ ہی کو اپنا پروردگار بتاتے ہین تم ان کو قتل کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہ اپنے دعوی پر دلایل بھی لے آئے ہین۔ مین موسی کی خیر خواہی سے نہین بلکہ تمھاری خیر خواہی سے کہتا ہون کہ اگر بالفرض وہ جھوٹے ہین تو تم انکو انھین کے حال پر چھوڑ دو اپنے جھوٹ کا نتیجہ وہ خود پالین گے لیکن اگر وہ سچے ہین تو بالضرور تم اُس عذاب مین مبتلا ہو جاؤ گے جس کا خوف دلایا جاتا ہے اور تم کو اِس وقت نجات کا کوئی راستہ نہین ملیگا۔ اسلیے میری صلاح تو یہ ہے کہ تم فرعون کا ساتھہ نہ دو اور دیکھو کہ کون غالب آتے ہین کیونکہ اللہ جھوٹے اور حد سے بڑھے ہوئے شخص کو ہرگز کامیابی کی راہ نہین بتلاتا ہے

آخر ش فرعون نے اپنی حکومت کو زوال سے بچانیکے لیے یہ تجویز کی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزون کا مقابلہ ساحرون سے کرائے اور آپکو عاجز کرکے بنی اسرائیل کو اپنی طرف کرلے۔

چنانچہ ساحر جمع ہوئے اور اُنسے بہت کچھہ انعام واکرام کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن خدا جسکی تائید پر ہو اُسپر کون غالب آسکتا ہے نتیجہ الٹا ہوا خود ساحر چونکہ اپنی سحر کی حقیقت سے واقف تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزون کو دیکھتے ہی یقین کر گیے کہ یہ بلاشبہہ اللہ کے کام ہین انسان کو انمین دخل نہین ہے پھر علی رؤس الاشہاد سب سے پہلے وہی ایمان لائے۔ اسپر فرعون کا غضب زیادہ ہوا اور اُسنے حکم دیا کہ ساحر سخت تکلیف کے ساتھہ قتل کردے جاوین۔ اسکے جواب مین ساحرون نے جوکچھہ کہا اسکا ذکر سورۂ طٰہٰ مین اسطرح ہے۔ قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ط إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ○ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ط وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ○ ترجمہ۔ جادوگر بولے کہ کھلے کھلے معجزے جو ہمارے سامنے آئے ان پر اور جس خدا نے ہمکو پیدا کیا اس پر تو ہم تجھکو کسی طرح ترجیح دینے والے ہین نہین تو جو تو کرنیوالا ہے کرگزر۔ تو دنیا کی اسی زندگی کے بارے مین حکم چلا سکتا ہے اور بس۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے ہین تاکہ وہ ہمارے گناہون کو معاف کرے اور خاصکر جادو کے گناہ کو جس پر تونے ہم کو مجبور کیا۔ اور اللہ کی دین تیری دین سے بہتر اور زیادہ دیرپا ہے۔

فرعون کی اس سرکشی اور زیادتی کا نتیجہ جوکچھہ ہوا اسکی کیفیت سبکو معلوم ہے یہان ذکر کرنیکی ضرورت نہین۔

سورۂ ابراہیم کے ایک مقام مین مجملاً انبیا علیہم السلام کی دعوت اور انکی قومون کی مخالفت کا ذکر اسطرح آیا ہے وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ **ترجمہ**۔ اور بولے جو حکم دیکر تم خدا کی طرف سے بھیجے گیے ہو ہم تو اسکو نہین مانتے اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اسکی نسبت بڑے شک ور شک مین پڑے ہین ۔ اُن کے پیغمبرون نے ان سے کہا کیا تم کو خدا کے ہونے مین شک ہے جو آسمان و زمین کا بنانے والا ہے ۔ وہ تم کو اسی لیے اپنی طرف بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور ایک وقت مقرر تک تم کو دنیا مین امن چین سے رہنے دے ۔ وہ لگے کہنے کہ تم بھی تو بس ہماری طرح کے آدمی ہو چاہتے ہو کہ جن معبودون کو ہمارے بڑے پوجتے آئے ہین انکی پرستش سے ہمین روکدو ۔ اچھا تو اگر تم اپنے دعوی مین سچے ہو تو ہم کو ہماری خواہش کے مطابق کوئی صاف وصریح معجزہ لا دکھاؤ ۔ ان کے پیغمبرون نے انسے کہا کہ بے شک ہم تمہاری ہی طرح کے آدمی ہین مگر خدا اپنے بندون مین سے جس پر

چاہتا ہے اپنا فضل کرتا اور اسکو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرماتا ہے اور بے حکم خدا ہماری مجال نہین کہ ہم کوئی معجزہ تم کو لادکہائین اور اللہ ہی پر سب ایمان والون کو بھروسہ رکہنا چاہیے اور ہمارے لیے کیا عذر ہوسکتا ہے کہ اللہ پر بھروسہ نرکہین حالانکہ ہمارے یہ طریقے جن پر ہم چل رہے ہین اسی نے ہم کو بتائے اور جیسی جیسی ایذائین تم ہم کو پہونچاتے رہے ہو ابتک بہی ہم نے ان پر صبر کیا اور آیندہ بہی ہم ان پر ضرور صبر کرتے رہین گے اور توکل کرنیوالون کو چاہیے کہ خدا ہی پر توکل کرین۔

اِن آیات مین سوائے اُن انبیا کے جنکا ذکر نام بنام آیا ہے اور انبیاء کے حالات مجملاً مذکور ہین جنکی تکذیب انکے وقت کی قومون نے کی تہی۔ جب کبہی انکو شرک اور بت پرستی سے منع کیا گیا تو وہ سرے سے انبیاہی کو جھٹلانے اور انکی دعوت کی صحت مین شک کرنے لگے اسپر انبیا نے کہا کہ ہم تمکو کچھہ اپنی عبادت کی طرف نہین بلاتے ہین جو تم کو شک واقع ہو ہم تو اللہ کی عبادت کرنیکے لیے کہتے ہین جسمین کسیطرح کا شک ہو نہین سکتا کیونکہ اسکے وجود کی دلیل آسمان و زمین موجود ہے جو اسی کے بنائے ہوئے ہین اور خدا تعالی تم کو جو اپنی عبادت کا حکم دیتا ہے وہ بہی تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے تاکہ تمہارے گناہون کو معاف کرے اور تمہاری موت قبل از وقت غیر معمولی طور پر یعنی تمہاری نافرمانی کی وجہ سے کسی عذاب کے نازل ہونے سے نہو جب ان لوگون سے اسکا جواب بن نہ پڑا تو یہ کہنے لگے کہ تم بہی ہمارے مانند انسان ہو تم مین پیغمبری کی فضیلت کہان سے آئی ہم لوگ کیون اِس سے محروم رہے نہین نہین بلکہ تمہاری غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہمارے باپ دادون کے دین سے ہمکو پہیر دین خیر ہم تمکو اسوقت سچا

سمجھینگے کہ ہماری فرمایش کے مطابق معجزات دکھائین۔ اسکے جواب مین انبیاء علیہم السلام
نے کہا کہ بیشک ہم تم جیسے انسان ہی ہین لیکن اللہ اپنے بندون مین ہر ایک کو پیغمبر نہین بناتا
ہے بلکہ جس کو اس کام کے لیے پسند فرماتا ہے اُسی کے سپرد کرتا ہے۔ باقی رہا تمہاری خواہش
کے موافق معجزات کا بتلانا یہ تو ہمارے اختیار مین نہین اللہ کی مرضی پر موقوف ہے اور ہم چونکہ
اس پر ایمان لاچکے ہین ہمارا بھروسہ اُسی پر ہے کیونکہ جب اسد ہی نے ہمکو دین کا سیدھا راستہ
بتایا ہے تو ہمکو تمہاری ایذاؤن پر صبر کرنے اور تمپر غلبہ پانے کے لیے اسی کی تائید کے منتظر
رہنے کے سوا کوئی چارہ نہین ہے۔

انبیا علیہم السلام کی دعوت کے متعلق جو آیات اس رسالہ مین نقل کیگئی ہین اُنکو بھی مین اب
ختم کرتا ہون۔ ان کے مضمون پر غور کرنے سے انصاف پسند ناظرین کو معلوم ہوجاویگا کہ کلمۂ
طیبہ کے صاف صاف معنون مین لا یعنی نفی و اثبات کی بحث سے جو پیچیدگیان پیدا کیگئی ہین
اور جسکی وجہ سے مسئلۂ تثلیث کے مانند یہ بھی ایک معما سا ہوگیا ہے اسکی تائید اللہ جل شانہ کی
کتاب سے جو ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوئی ہے کسطرح ہوتی ہے یا نہین۔

قسم سوم یعنی وہ آیتین جنمین رحمۃ للعالمین خاتم المرسلین علیہ افضل الصلوۃ واکمل التسلیم کے ذریعہ سے تفہیم کی گئی ہے

چونکہ آپ سے پہلے کئی انبیاء گزر چکے تھے اور اُنپر آسمانی کتابین وقتاً فوقتاً نازل ہوئی
تھین جن مین تحریف ہوتے اور عقیدۂ توحید مین خرابی پیدا ہونیکی وجہ سے آپکی ذات بابرکات

کی ضرورت ہوئی اسلیے آپ کو حکم ہوا کہ اہل کتاب کی دعوت ایک ایسی معقول طرز سے فرماوین
کہ انکے حق شناس علما کو سوائے امنا کہنے کے کوئی چارہ نہو اور عوام جو علماء کے تابع ہوتے
ہین وہ بھی راہ راست پر ہوجاوین چنانچہ سورۂ ال عمران مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ يَآاَهْلَ الْكِتٰبِ
تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْــًٔـا وَّلَا
يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ○ **ترجمہ**۔ اے پیغمبر ان سے کہو کہ ای اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف
رجوع کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مین یکسان مانی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت
نہ کرین اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ ٹھرائین اور اللہ کے سوا ہم مین سے کوئی کسیکو اپنا مالک
نہ سمجھے۔ پھر اگر ایسی سیدھی اور سچی بات کے ماننے سے بھی مُنہ موڑین تو مسلمانوں لوگون سے
کہدو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو مانتے ہین۔

اس آیت مین اہل کتاب کو انہین کے مسلمات سے الزام دیا گیا ہے یعنی جب تم اس بات
کو مانتے ہو کہ عبادت خاص اللہ ہی کی کرنی چاہیے اور اسکے سوا کسی کو اپنا مالک نہ بنانا چاہیے
کہ وہ جو کچھ کہے اسکو تسلیم کرلین تو تم کو اس سے باز آنا ضرور ہے کہ اپنے انبیاء کو خدا یا خدا کا
شریک ٹھرائین اور اپنے بزرگون کی ایسی تعظیم کرین جس سے ان کا ہر ایک حکم بلا دلیل مان لیا
جائے اور وہ بمنزلہ رب کے قرار دئے جائین۔ جب تم اس پر راضی ہوگیے تو پھر ہمارے اور
تمہارے درمیان کوئی اختلاف نہین رہا بلکہ اتحاد ہوگیا کیونکہ اسلام کے اصول یہی ہین۔ اگر
تم ان باتون کو نہ مانین بھی تو یہ گواہی بالضرور دینی پڑیگی کہ ہم مسلمان فقط اللہ کے فرمانبردار ہین۔

مشرکین اللہ کے ساتھہ اوروں کو معبود ٹھہرا کر انکی پرستش کرتے تھے۔ انکی طرف جو
خطاب کیا گیا اور جو مضبوط دلایل انکی تردید اور اسلام کی حقانیت مین پیش کیے گیے اس کا ذکر
سورۂ یونس کے ایک مقام مین اسطرح ہے۔ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن
دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ
فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ ○ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ لوگو
اگر تم کو میرے دین کے بارے مین کسیطرح کا شک ہو تو مین تم سے صاف کہے دیتا ہون کہ
خدا کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو مین تو انکی عبادت کرتا نہین بلکہ مین تو اللہ ہی کی عبادت
کرتا ہون جو تم سبکی روحین قبض کرکے اپنے پاس بلا لیتا ہے اور مجھکو اسکی سرکار سے یہ حکم دیا گیا
ہے کہ مین ایمان والون کے زمرے مین رہون اور نیز خدا نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ اسی
دین کی طرف اپنا منہ کیے سیدہا چلا جا اور مشرکون کے زمرے مین ہرگز شامل نہ ہونا۔ اور خدا
کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ وہ تجھکو نہ تو نفع ہی پہونچا سکتا ہے اور نہ تجھکو نقصان ہی پہونچا سکتا
ہے اور اگر تو نے ایسا کیا تو اُس وقت تو بھی ظالمون مین سمجھا جاے گا۔ اور اگر خدا تجھکو کوئی
تکلیف پہونچاے تو اسکے سوا کوئی اُس تکلیف کا دور کرنے والا نہین اور اگر تجھکو کسی قسم کا

فایدہ پہونچانا چاہے تو کوئی اسکے فضل کا رد کرنے والا نہین - اپنے بندون مین سے جسکو چاہے فائدہ پہونچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے -

ان آیات مین آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا ہے کہ مشرکین سے کہدین کہ تم کو اگر میرے دین مین کسیطرح کا شک ہے تو لیجیے مین اسکو دفع کرنیکے لیے صاف بیان کیے دیتا ہون کہ اللہ کے سوا تم جن کی پرستش کرتے ہو مین اُن کو ہرگز پوجنے والا نہین ہون بلکہ مین تو اُسکی عبادت کرتا ہون جسکے دست قدرت مین تم سب کی موت ہے اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ اللہ پر ایمان لانیوالون کے زمرے مین شامل رہون کیونکہ دین کا یہی سیدھا رستہ ہے اور اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارون کیونکہ اُسکے سوا مجھکو نہ تو کوئی فایدہ ہی پہونچا سکتا ہے اور نہ نقصان پس جب ایسے قادر مطلق کو چھوڑ کر مین مشرک ہوجاؤن تو مجھکو اللہ کی طرف سے کوئی نقصان پہونچنے کی صورت مین تمہارے معبود اسکو دفع نہین کرسکین گے اور اگر اللہ مجھپر فضل کرنا چاہے تو اُسکو کوئی رد کرنے والا بھی نہین ہے - کیونکہ وہ جسکو چاہتا ہے اُسپر اپنا فضل کرتا ہے اور اُسکی ذات اپنے بندون کے لیے غفور اور رحیم ہے پس ایسی حالت مین مجھکو شرک اختیار کرنیکی کوئی وجہ نظر نہین آتی -

سورۂ انعام کے ایک مقام مین یہی مضمون کسی قدر توضیح کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ترجمہ - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ کیا خدا جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اسکے سوا کسی اورکو مین اپنا کارساز بناؤن اور وہ تو سب کو روزی دیتا ہے اور کوئی اُسکو روزی نہین دیتا کیونکہ وہ پاک اور بے نیاز ہے - اے پیغمبر یہ تو اس سوال کا کیا جواب دینگے تم ہی ان سے کہدو کہ مجھکو تو یہ حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے مین ہی صرف ایک خدا کا بندہ فرمانبردار بنون اور اُس نے مجھہ سے فرمادیا ہے کہ خبردار مشرکون مین شامل نہ ہونا - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر مین اپنے پروردگار کی نافرمانی کرون تو مجھکو قیامت کے روز کے سخت عذاب کا بڑا ہی ڈر لگتا ہے - اس دن جس کے سر پر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے بڑا ہی رحم کیا اور یہ صریح کامیابی ہے - اور اے بندے اگر اللہ تجھکو کسی قسم کی تکلیف پہونچاے تو اسکی ذات کے سوا کوئی اس تکلیف کو دور کرنے والا نہین اور اگر تجھکو کسی قسم کا فایدہ پہونچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی اپنے بندون پر ضابط ہے اور وہی حکمت والا اور باخبر ہے

ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان پیدا کرنے والے اور اُن مین جو مخلوق ہین اُن کو روزی دینے والے کو چھوڑ کر کون شخص ایسون کو اپنا کارساز بنائیگا جنکو ان امور مین کوئی دخل نہ ہو اور نہ اختیار بلکہ وہ بھی اُسی کے محتاج ہون - انبیاء علیہم السلام سے تو یہ فعل قبیح سرزد ہو نہین سکتا کیونکہ اللہ کی طرف سے اُن کو ایمان لانے کا حکم اور مشرکین مین

نہ داخل ہونے کی تاکید کی جاتی ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بیان کر دینے کا حکم ہوا ہے کہ اللہ کے فرمان سے مین اسپر ایمان لایا ہون اور اسکی نافرمانی مین مجھکو قیامت کے عذاب کا ڈر ہے جس سے بچنا مجھکو بہت ضرور ہے کیونکہ وہ ایک ایسا سخت عذاب ہے کہ اسدن اس عذاب کا کسی پر سے ٹل جانا ہی بڑی کامیابی ہے۔ اسکے سوا دنیا مین بہی کسی بندہ کو اللہ تکلیف پہونچائے تو اسکو دفع کرنے والا جب اسکے سوا کوئی دوسرا نہ ہو اور اپنے بندون کو فائدہ پہونچانے کی بہی وہی قدرت رکھتا ہو اور جبکہ ہر طرح سے ہم اسکے قبضہ مین ہین اور وہ حکمت والا اور ہمارے حال سے باخبر بہی ہے تو ایسی حالت مین اسکے سوا کون عبادت کا مستحق ہوسکتا ہے۔

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہی مثل حضرت نوح اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے یہ صاف صاف کہدینے کا حکم ہوا کہ نبوت اور پیغمبری کی وجہ سے آدمی کچھہ اللہ کے ملک اور خزانون کا مالک نہین ہوجاتا ہے اور نہ اسکو غیب کی باتون کا علم حاصل ہوجاتا ہے اور نہ وہ فرشتہ بن جاتا ہے جو دنیا کی حاجتون سے بری ہوجائے بلکہ اسکی طرف اللہ کے احکام وحی کے ذریعہ سے آتے ہین اور اسکا کام ان احکام کو اپنے ابنائے جنس کی طرف پہونچا دینا ہے پس اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جسکو آنکھہ ہون اور وہ سیدھے رستہ کو دیکھہ رہا ہے تو ممکن نہین کہ ایسا شخص اندھون کے پیچھے ہوکر کسی بادیہ یا غار مین جاگرے بلکہ وہ آنکھون کے اندھون کو ہمیشہ بوجہا کر اپنے ساتھہ کرلیگا لیکن جو لوگ دل کے اندھے ہوتے ہین اُنپر تو اسکو قابو حاصل ہو نہین سکتا چنانچہ سورۂ انعام کے ایک مقام مین

ارشاد ہوا ہے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین تم سے یہ نہین کہتا کہ میرے پاس خدا کی سرکار کے خزانے ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین تم سے یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون۔ مین تو بس اسی حکم پر چلتا ہون جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ آیا اندھا اور سونکھا دونون برابر ہو سکتے ہین۔ کیا تم اتنی بات بھی نہین سوچتے۔

مشرکین اللہ کے سوا جنکی پرستش کیا کرتے تھے انکا بے اختیار محض ہونا ثابت کرنیکے لیے سورہ فاطر مین اسطرح ارشاد ہوا ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَىِٕنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ تمہین اپنے شریکون کے حال کی بھی کچھ خبر ہے جن کو تم خدا کے سوا اڑے بلایا کرتے ہو۔ ذرا ایک نظر مجھکو بھی دکھاؤ انہون نے کونسی زمین بنائی ہے یا آسمانون کے بنانے مین انکا کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان مشرکون کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اسکی سند رکھتے ہین۔ انمین سے کوئی سی بات بھی نہین بلکہ یہ ظالم جو ایک دوسرے سے

وعدے کرتے ہین بس نرے دہوکے کی ٹٹیان ہین۔ بے شک اللہ آسمانون کو اور نیز زمین کو تہامے ہوئے ہے کہ کہین اپنی جگہہ سے ٹل نہ جائین اور بالفرض ٹل جائین تو پھر اسکے سوا کوئی بہی ایسا نہین جوان کو تہام سکے۔ بیشک اللہ بڑا تحمل والا اور بندونکے گناہون کو بخشنے والا ہے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے اِس مقام مین یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے "وعدون سے مراد وہ اُمیدین ہین جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دنیادی کامیابیون کی نسبت مشرکین ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہین مگر واقع مین یہ سب شیطانی دہوکے ہین اس واسطے کہ جن کو شریک خدای ٹھہرایا جاتا ہے وہ بے اختیار محض ہین"

جو مشرک انبیا علیہم السلام یا فرشتون کو شریک خدای بناتے تھے انکی تردید سورہ بنی اسرائیل کے ایک مقام مین اسطرح کیگئی۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○ ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ خدا کے سوا جن معبودون کو تم شریک خدای سمجھتے ہو حاجت پڑے پر انکو بُلا دیکھو یہ تمہارے معبود نہ تو تم سے تکلیف کو دور کرسکین گے اور نہ اسکو بدل سکین گے۔ یہ لوگ جنکو مشرکین حاجت روا سمجھہ کر بلاتے ہین ان مین سے جو دوسرون کی نسبت زیادہ مقرب ہین وہ بہی اپنے پروردگار کی اور زیادہ قربت حاصل کرنیکے ذریعے تلاش کرتے رہتے ہین

اور اُسکی رحمت کی اُمید رکھتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے رہتے ہین اور واقع مین تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز بہی ہے۔

مولانا **نذیر احمد** صاحب نے اِس مقام مین یہ فایدہ تحریر فرمایا ہے "یہ اِن لوگون کا مذکور ہے جو پیغمبرون یا بزرگون یا جنات یا فرشتون کو کسیطرح پر شریک خدائی بناتے تہے اِنکے قایل کرنیکو خدا نے فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو یہ خود اپنے لیے خدا کی رضا جوئی کی فکر مین پڑے اور اطاعت اور فرمانبرداری کے ذریعے ڈہونڈہتے رہتے ہین تو اس صورت مین ان کو معبود بننے کی صلاحیت ہی نہین"

قرآن شریف کے اکثر مقامات مین منکرین کو قایل کرنیکے لیے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انپر ایسے سوالات کرنیکی تعلیم کیگئی ہے کہ اُسے کوئی جواب نہ بن پڑے اور اگر ہجی اور عناد کو چہوڑ دین توحق کے قبول کرنے مین کوئی عذر نہ ہو۔ چنانچہ سورۂ مومنون کے ایک مقام مین ارشاد ہوا ہے۔ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ عٰلِمِ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○ **ترجمہ** - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچھو کہ
اگر تم کو دعوے علم ہو تو بہلا اتنی بات تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچہہ اسمین ہے یہ تمام کارخانہ
کس کا ہے وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ اللہ کا - ان سے کہو کہ پہر تم کیون نہین غور کرتے
اے پیغمبر ان سے پوچہو کہ سات آسمانون کا مالک کون ہے اور نیز عرش عالیشان کا
مالک کون ہی - وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ یہ سب کچہہ اللہ ہی کا ہی - اب تم ان سی کہو کہ کیا پہر تمکو اس سی ڈر نہین
لگتا اے پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ اگر تمکو دعوی علم ہو تو بہلا اتنی بات تو بتاؤ کہ کون ایسا قادر مطلق ہی جسکے ہاتہہ
مین ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اسکے مقابلہ مین کوئی کسیکو پناہ نہین دیسکتا
وہ فوراً یہی جواب دینگے کہ یہ سب صفتین تو اللہ ہی کی ہین اب ان سے کہو کہ پہر تم کیسے
دیوانے ہوجاتے ہو - حق یہ ہے کہ سچی سچی بات ہم نے اُن کو پہونچادی ہے اور یہ بیشک
جہوٹے ہین - نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اسکے ساتہہ کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک
خدا اپنی مخلوقات کو الگ لیے لیے پہرتا اور آپسمین لڑتے اور آخرکار ایک دوسرے پر غالب
آجاتا - جیسی جیسی باتین یہ لوگ اللہ کی نسبت بیان کرتے ہین اسد کی ذات ان سے پاک
ہے - وہ غایب اور حاضر سبکو جانتا ہے اور وہ لوگون کے شرک سے بری اور بالاتر ہے
ان آیات سے ظاہر ہے کہ مشرکین عرب بہی اللہ کو مانتے تہے اور اسیکو زمین و آسمان
کا مالک اور ہر چیز پر اختیار رکہنے والا سمجہتے تہے لیکن اسکے ساتہہ ہی اورون کی بہی پرستش
کرتے تہے جسکی وجہ سے ان پر عتاب کیا گیا اور ان کو قایل معقول کرنیکے لیے یہ پوچہا گیا کہ
جب تم زمین و آسمان اور انمین جو مخلوقات ہین ان سب کا مالک اللہ ہی کو سمجہتے ہو اور ہر چیز

کا اختیار اسکے ہاتھہ مین ہے کتنی ہوا اسیکو ہر ایک آفت مین پناہ دینے والا خیال کرتے ہو اور
کسی ایسے کو نہین بتلاتے ہو جو اسکے مقابلہ مین پناہ دیسکے تو پہر تم ان باتون کو غیر ونکی
پرستش کے وقت سوچتے کیون نہین اور اللہ سے ڈر کر شرک سے باز کیون نہین آتے
آخر مین ارشاد ہوا ہے کہ یہ سب ان لوگون کی محض افترا پردازیان ہین ہم نے سچی بات
بتادی ہے کہ نہ تو اللہ کا کوئی بیٹا ہے اور نہ اُسکے ساتھہ کوئی خدا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک
خدا اپنی مخلوقات کا مالک ہوتا اور آپسمین لڑائی ٹھن جاتی جس کا نتیجہ ایک کو دوسرے پر
غلبہ ہوتا۔ چونکہ دنیا کا انتظام برابر چل رہا ہے اور سوائے ایک خدا کے اسمین کسی کو دخل
نہین ہے پس اسی سے ثابت ہے کہ اللہ کی ذات کی نسبت مشرک جو کچہہ باتین بناتے
ہین سب جھوٹ ہین اور وہ اِن سے بری اور بالاتر ہے تفسیر حقانی مین لکھا ہے کہ اللہ کے
سوا اورون کو حاجت روا جانکر پکارنا اور اُنکی نذر و نیاز کرنی اُنکی پرستش ہے۔ عرب کے مشرکون
کا عقیدہ یہان کے ہندؤن کا سا عقیدہ تھا جو یہ بہی کہتے ہین کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے
اور بااین سیکڑون معبود بہی بنا رکہے ہین اور اُن کو ذی قدرت خیال کرتے ہین۔ افسوس ہے
کہ ہندوستان کے جاہل مسلمانون پر اُنکی صحبت کا اثر ہوگیا یہ اپنے بزرگون کے ساتھہ وہی
معاملہ کرتے ہین جو ہندو اپنے بزرگون کے ساتھہ کرتے ہین۔ انتہا ملخصاً۔

اسی قسم کے دلایل کو سنکر مخالفین عاجز ہوتے جاتے تہے اور انمین سرکشی اور تمرد کا مادہ
زیادہ ہوتا جاتا تہا اور اپنی ذلت اور شرمندگی کو دفع کرنیکی ہر روز ایک نئی تدبیر سوچا کرتے تہے جسکا
جواب بہی انکو فوراً ہی ملجاتا تہا۔ چونکہ قرآن ہی کی وجہ سے اُنکی تمام بُرائیان ظاہر ہو رہی تہین

تو آخر انہوں نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہا کہ ہمیں یہ قرآن ضرور نہیں کوئی دوسرا قرآن لے آؤ یا اسیکو بدل دو۔ اسکا جواب سورۂ یونس میں اسطرح دیا گیا ہے۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۫ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ **ترجمہ** اے پیغمبر جب ہمارے کھلے کھلے احکام ان لوگوں کو پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو جن لوگوں کو مرے پیچھے ہمارے پاس آنے کا ذرا سا بھی کھٹکا نہیں وہ تم سے فرمایش کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی میں ردوبدل کردو تو تم ان سے کہو کہ میرا تو ایسا مقدور نہیں کہ اپنی طرف سے اسمیں کسی قسم کا بھی ردوبدل کروں میری طرف جو وحی آتی ہے میں اسی پر چلتا ہوں۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے قیامت کے بڑے مشکل دن کے عذاب سے بہت ہی ڈر لگتا ہے۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر خدا چاہتا تو میں یہ قرآن تم کو پڑھ کر سناتا ہی نہیں اور نہ خدا تم کو اس سے آگاہ کرتا۔ اس سے پہلے میں مدتوں تم میں رہ چکا ہوں اور میں نے کبھی وحی کا نام بھی نہیں لیا۔ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے

قرآن مجید میں جا بجا اس بات کی بھی تفہیم کی گئی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جو نبوت کا دعویٰ فرمایا ہے وہ کوئی انوکھا امر نہیں ہے کہ لوگ آپکی تصدیق نہ کرکے جھٹلانے کے درپے ہوں کیونکہ آپ سے پہلے بھی بہت سے انبیا گزر چکے ہیں۔ البتہ آپکی سچائی میں اسوقت

شبہہ واقع ہوتا جبکہ آپ کا دعوی بالکل نیا ہوتا یا آپ کوئی ایسی بات فرماتے جو پہلے انبیاء نے نہین کہی تھی چنانچہ سورۂ احقاف مین ارشاد ہوا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ۔ اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین پیغمبرون مین کوئی انوکہا پیغمبر تو ہون نہین اور مین نہین جانتا کہ آیندہ میرے ساتھہ کیا کیا جاے گا اور نہ یہ جانتا ہون کہ تمہارے ساتھہ کیا کیا جائیگا۔ میری طرف جو وحی نازل ہوتی ہی مین تو صرف اُسی پر چلتا ہون اور مین صاف طور پر ڈر سنا دینے والا ہون اور بس۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے یہان یہ فایدہ لکہا ہے۔ مراد یہ ہے کہ مین غیب نہین جانتا کہ دنیا مین کسیکو کیا پیش آئے گا اور تفسیر حقانی مین لکہا ہے کہ دنیا مین جو حوادث پیش آنیوالے ہین اُن کا علم مجہکو نہین ہے البتہ وحی کے ذریعے سے جو کچہہ معلوم ہوتا ہے اُسیکا مجہکو علم ہے مین صرف وحی کا متبع اور ڈر سنانے والا ہون خدا نہین ہون نہ فرشتہ ہون جو میرے حوائج بشریہ پر تم طعن کرتے ہو۔ انتہا ملخصاً

اِن صاف صاف دلیلون اور واضح بیانون کے ساتھہ جس خدای قدیر پر ایمان لاتے اور اُسکی عبادت مین کسیکو شریک نہ کرنیکے لیے کہا جاتا تہا اُسکی تعریف مین انسان ضعیف البنیان کا قصور اور عجز ظاہر کر دینے اور نبوت کی حقیقت بہی سمجہا دینے کے لیے افضل البشر علیہ التحیۃ والثنا کو سورۂ کہف مین اسطرح ارشاد ہوا ہی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۞ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ○ **ترجمہ**۔ اے پیغمبران لوگون سے کہوکہ اگر میرے پروردگار کی باتون کے لکھنے کے لیے سمندر کا پانی سیاہی کی جگہہ ہو تو قبل اسکے کہ میرے پروردگار کی باتین تمام ہون سمندر نبڑ جائے اگرچہ ہم ویسا ہی اور سمندر اسکی مدد کو لائین۔ اے پیغمبران لوگون سے کہوکہ مین بہی تم جیسا ایک بشرہی ہون مجہہ مین تم مین صرف اتنا فرق ہے کہ میرے پاس خدا کی طرف سے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود وہی اکیلا ایک معبود ہے توجس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اورکسی کو اپنے پروردگار کی عبادت مین شریک نہ کرے۔

اب مین اپنے اس مختصر رسالہ کو ختم کرتا ہون۔ اللہ جل شانہ سے امید ہے کہ حق کی اشاعت مین مجہہ ضعیف وحقیر سے جو چھوٹی سی کوشش اسکی توفیق سے ہوئی ہے اسکو وہ اپنے فضل عمیم سے قبول فرماوے گا۔ افسوس ہے کہ علی العموم آجکل مسلمانون کو اللہ کی کتاب کی طرف توجہ نہین ہے۔ اگر یہ چھوٹا سا رسالہ شروع سے آخر تک بغور پڑہا جاے تو یقین ہے کہ توحید کے متعلق اکثر مسلمانون کے جو غلط خیالات ہین اور جنکی وجہ سے مخالفین اسلام کو الزام دینے کا موقع ملتا ہے وہ بالکلیہ دور ہوجاوینگے۔ اگر اس رسالہ مین جو باتین لکھی گئی ہین وہ کسی کو ناگوار گزرین اور مجہکو برا بہلا کہا جائے تو اسکا اثر مجہہ پر نہین پڑے گا کیونکہ مین نے جو کچھہ لکھا ہے وہ قرآن مجید سے منقول ہے جس پر ہم مسلمانون کا ایمان ہے۔ اگر اللہ جل شانہ بجاے اس کے

کہ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۝

یہ فرما دیتا کہ ہم نے اپنے ملک کو انبیا اولیا اور صلحا مین تقسیم کر دیا ہے تم کو جو حاجت ہوا نہین سے طلب کرو اور ہماری عبادت مین ان کو بھی شریک کر لو تو ہم بلا تامل اسی پر عمل کرتے لیکن اُسنے جبکہ جمیع مخلوقات کو بلا استثنا اپنا محتاج بتلایا ہے اور ان سب کا ہمیشہ اپنے قبضہ مین ہونا ثابت فرما کر اپنی عبادت مین غیرون کو شریک کرنیکی سخت ممانعت فرمائی ہے تو ہم کو ضرور ہوا کہ ہم اسکے حکم کی اطاعت کرین جیسا کہ خود انبیاء اولیاء اور صلحا کا عمل رہا اور جسکی وجہ سے انکے مدارج بلند ہوئے ۔ واللہ علی ما نقول وکیل وھو المستعان علی ما تصفون ۔

ترجمہ ۔ لوگو تم ہمہ وقت خدا کے محتاج ہو اور اللہ جو ہے تو وہی بے نیاز ہے اور ساری خوبیان رکھتا ہے ۔ وہ چاہے تو تم سب کو زمین کے پردے سے اٹھا لیجائے اور نئی خلقت لا بسائے اور یہ بات اللہ پر کچھ بھی دشوار نہین ۔ سورۂ فاطر

بالخیر

صحت نامہ آیات القرآن فی اثبات التوحید و ابطال الشرک بالرحمن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۳	احسان کا حکم	احسان اور	۸۴	۵	باپ داداون	باپ دادون
؍؍	؍؍	امداد۔	امداد کا حکم	۸۴	۱۰	اِس	اُس
۱۳	۸	ڈنڈھی	ڈنڈی	؍؍	۱۲	اِس	اُس
۱۵	۱۲	پچھلی	اگلے	؍؍	۱۴	زمین وآسمان	زمین وآسمان کے
۴۳	۱۶	اِن کَانُوا	وَاِن کَانُوا			پیدا کرنیواسے	پیدا کرنیوالے۔
۴۷	۸	لایق تفرق	باعث تفرق	۸۵	۲	اِسکی	اُسکی
۵۶	۴	عاقیت	عاقبت	؍؍	۱۶	اِسکو	اُسکو
۶۹	۴	باپ داداون	باپ دادون	۸۶	۵	اِسی	اُسی
۷۲	۱۵	کردہ	کرد	۸۸	۳	اِن	اُن
۷۳	۷	باپ داداون	باپ دادون				

بالخیر